قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ (مشکوٰۃ)

فتوی لاجواب مونس شیخ وشاب مدلل بدلائل سنت وکتاب

المسمّٰی بہ

فتوی صابریہ - رد فتوی قطبیہ

مفتیان اہلسنت کے فتاوی کفر کی رد اور مولوی قطب الدین اور ان کے معاونین مکفرین مدرسین انجمن خادم المسلمین جھنگ ومگھیانہ اور چند سجادہ نشین اور سنی واعظین کی تکفیر کی تکذیب، معیار الاسلام، حقیقت سب صحابہ اور بارہ دوم مقبول وسب صحابہ عظام۔ تصدیق علمائے کرام شیعہ۔ جواز نکاح زن سنیہ با مرد شیعہ غرض سنی مولویوں کے معاذانہ کفر و تکفیر اور فتنہ و فساد و تفرق بین المسلمین کو جڑ سے اکھیڑ دیا ہے اور فرقہ اہلسنت والجماعت کو کفر اور اسلام کا فرق بتلایا گیا ہے اور کتاب اللہ وکتب صحاح ستہ وغیرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ کوئی کلمہ گو مسلمان قائل توحید وختم نبوت اور پابند صوم وصلوٰۃ کسی گناہ صغیرہ یا کبیرہ سے خارج از اسلام نہیں ہو سکتا نہ وہ مسلم نیشن سے باہر ہو سکتا ہے،

٥٦٠٦/ع

مؤلفہ

جناب حاجی وحکیم وڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جعفری اثنا عشری کربلائی جھنگ سیالوی

حسب فرمائش

جناب فیض مآب سید حسن شاہ صاحب نقوی البخاری سکرٹری تبلیغی انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر - پنجاب

سنہ ١٣٤٣ھ

١٩٢٥ء

قیمت فی جلد ۵/

تعداد ١٠٠٠

بار سوم نو ترمیم

لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام میاں فیروز الدین صاحب پرنٹر چھپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ وآلہ الکریم

کفر گر علمائے زمانہ اور فتاوی تکفیر

حضرات ناظرین مومنین تابکین یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اسلام کے بحر توحید ورسالت نے تمام کفرستان کی عمارات اور خس خاشاک بہا دیا جہاں لات وعزیٰ، مہا دیو کرشن جی کی پرستش ہوتی تھی وہان اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت ہونے لگی اور لوگ گروہ در گروہ اسلام مین داخل ہو کر مسلمان کہلائے مگر ایک عرصہ سے علمائے کرام اہلسنت کی زبردست قوت اپنے مسلمان بھائیون کو فروعی مسائل کے باعث کافر بنانے میں خرچ ہو رہی ہے اور ان کا دماغ وروحانی طاقت اور علمی فضیلت اسلام کو مٹانے اور مسلمانون کو مرتد بنانے مین صرف ہو رہے ہیں جو نقصان پہنچا ہے وہ کافرون، مشرکون اور دہریون ومخالفین اسلام سے نہین پہنچا بلکہ انہی علمائے دین سے پہنچا ہے کہ انہی مسلمان بھائیون کو انہون نے اپنا مخالف بنا دیا اور شیرازۂ اسلام کو بکھیر کر اسلام کے اتحاد و اتفاق کی اینٹ سے اینٹ بجا دی پہلے تو ان مولویون، ملانون کے فتاوی تکفیر صرف شیعیان حیدر کرار ومحبان اولاد سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوتے رہے لیکن جب ان کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ سالہا سال کی کوشش اور ان کے فتاوی کفر سے شیعون کا کچھ نہ بگڑا بلکہ روز بروز انکی ترقی ہوتی گئی اور حقانیت اسلام ظاہر ہوتی رہی اور آج تک کوئی حقیقی شیعہ مومن اپنے مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ کو چھوڑ کر کبھی کسی غیر مذہب مین داخل نہوا بلکہ اہلسنت والجماعت اور اہلحدیث ووہابیت ومرزائیت سے لاکھو مسلمان مذہب شیعہ مین داخل ہوتے گئے اور ان کے فتاوی کفر کی پرواہ خود ان کے ہم مذہب وہم مشرب وہمخیال لوگو نے بھی نہ کی اور بہت جگہ سنی وشیعہ کی باہمی تعلقات برادرانہ قائم رہے اور بائیکاٹ کا اثر کالعدم رہا پس تنبیہ آباد کے محکم حصن حصین سے فتاوی تکفیر کی بمباری ہٹا کر اندھا ہاتھی اپنا لشکر مارے کے مصداق انہی ملاّن مولویون نے اپنے سنی گروہ کیمپ مین گولہ باری شروع کردی ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے، پہلے تو شیعیان علیؑ المرتضیٰ پر اس وجہ سے کفر کی مشین چلاتے تھے کہ وہ ان کی اجماعی خلفا حضرات اصحاب ثلاثہ اور معاویہ کی امامت وخلافت اور فضیلت کے قائل نہیں اور ان کے مرید نہیں بلکہ خاندان رسالت واہلبیت نبوتؐ کی اطاعت وتابعداری کرتے ہین مگر اب مشین گون اپنے ہم مذہب، ہم مشرب ملائ پرست قومی لیڈرز پر چلانی شروع کردی کہ ماہ روان مین حزب الاحناف کا ایک جلسہ لاہور مین ہوا، جس مین دنیا دوست اور تنگ ظرف ملاؤن نے خاص اپنے محسن اور قومی لیڈرز اور اسلام پر جان قربان کرنیوالون پر کفر کے بم چلائے جس سے تمام فرقہ اہلسنت اور اہلحدیث مین ایک تہلکہ مچ گیا ہر ایک جگہ جلسے ہوئے اور ان پر نفرین وملامت کے ریزولیوشن اور ووٹ پاس ہوئے سنی مسلمانون نے ان کے فتاوی کو بجا اس سمجھا اور اس نئی روشنی کے زمانہ مین ان کفر گر جاہل مولویون کو شرمندہ ہونا پڑا اور اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا ایڈیٹر صاحبان اخبار زمیندار اور ریاست کے فتاوی کفر کے بعد قوم نے زیادہ عزت اور وقعت کی اور اخبارون کی زیادہ اشاعت ہوئی شاید ان کفر گو ملانون نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ یہ بھی صابر ومظلوم وبردبار وحلیم متحمل فرقہ شیعہ کی طرح چپکے ہو رہین گے اور رعب مین آکر معمولی رسالہ بازی کرین گے مگر انکو کیا معلوم تھا کہ انکو لینے کے دینے پڑ جائیں گے، اس روشنی وتہذیب وانگریزی زمانے مین اولڈ فیشن کے ہتھیار کفر کی کوئی پرواہ نہ کریگا، اپنی مٹی پلید ہوگی حق بھی یہی تھا کہ ان کے فتاوی کفر کی ہرگز پرواہ کیجاتی، اور ان کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کیجاتی تاکہ آئندہ ان کو حوصلہ نہ پڑے اسلئے ہم اخبار زمیندار وغیرہ سے چند اقتباسات درج کرتے ہیں تاکہ ضلع جھنگ کے کفر نواز مولوی صاحبان اس سے عبرت پکڑین اور شیعون کو خواہ مخواہ نہ چھیڑا کرین ورنہ خود شرمسار ہونگے اور مذہب شیعہ کا کچھ بگاڑ نہ سکین گے بلکہ ان کے مذہب کے پول ظاہر ہون گے جب بنی امیہ کی سلطنت خونخوار اور بنی عباس کی زہر رفتار تلوار مذہب امامیہ کو نہ مٹا سکی تو ان ملاّن مولویون اور تنگ خیالی اور تنگ ظرف مفتیون کے فتوے کفر سے مذہب شیعہ کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے ع مٹ گئے آل محمدؐ کے مٹانے والے،

اقتباسات اخبار زمیندار لاہور بیسوین صدی عیسوی وچودہوین صدی ہجری ایجادات کیلئے مشہور ہے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چون دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلمان باز کردند

فتویٰ صابریہ رد فتویٰ قطبیہ

برادران ایمانی! السلام علیکم، اس وقت میرے زیر نظر ایک فتوی کفر ہے جس کے مفتی مولوی قطب الدین صاحب حنفی چک نمبر ۲۳۳ اور مصدق چند واعظین وسجادہ نشین اور چند مدرسین ملازمین انجمن خادم المسلمین جھنگ مگھیانہ ہین، یہ انجمن شیعہ اور سنی کے مشترک سرمایہ سے قائم ہے اور اس کے سرپرست اور اراکین شیعہ معززین بھی ہین، افسوس ہے کہ مدرسین صاحبان نے شیعہ اور سنی کے اتفاق واتحاد کا خیال نہ کرکے انجمن کی پالیسی کو مٹایا اور مومنین اور محبان خاندان سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ پر ناجائز مخالف کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ اور اقوال آئمہ فتوی کفر لگایا، اور مسلمانون مین تفرقہ اور نفرت کو پھیلایا، چونکہ شیعیان علی السلام سلطنت برطانیہ عظمیٰ کی ایک وفادار رعایا ہین اور بڑے امن وآزادی سے اپنے فرائض مذہبی بجالاتے ہین اور روز بروز مذہبی ترقی کرتے جاتے ہین وہ خلافت کمیٹی، خلافت والنٹیرز-بغاوت-ایجی ٹیشن-سڈیشن-سوراجی جھنڈون اور پولٹیکل جلسون-عدم تعاون اور ترک موالات اور تمام سیاسی معاملات سے ہمیشہ الگ رہے ہین، اور ایسی کارروائیون سے جو منجر بہ نقص امن اور فتنہ وفساد ہون صدق دل سے مذہبا متنفر ہین اور ان کو زہر قاتل جانتے ہین اس لئے اہل سنت والجماعت کا جوش وخروش مذہب شیعہ پر زیادہ ہے، وہ ہر ایک شہر اور ہر ایک گاؤن مین مخالفت مذہب شیعہ پر تلے ہوئے ہین اور اپنی بھونکون

ہے انوار الٰہی کو بجھانا چاہتے ہیں جب بنی اُمیہ اور بنی عباس اور اورنگزیبی تلوار شیعیان حیدر کرار غیر فرار علیہ السلام کو مٹا نہ سکی تو برٹش گورنمنٹ کے پرعدل و انصاف و مساوات اور قانونی سایہ میں مذہب شیعہ کب مٹ سکتا ہے، یہ فتوی کفر بھی ایک وجہ پر لکھا گیا ہے کہ سندرانہ زمیندار شیعہ نے اپنی برادری میں عوض معاوضہ پر برضامندی والدین فریقین نکاح کیا اور اس پر چند سال گذر گئے مگر ان دونوں باد مخالف میں جب اس نے شادی کرنی چاہی تو مولوی صاحب نے جھٹ فتوی دیکر اس کا نکاح فسخ کرانا چاہا۔ اور دو مسلمان بھائیوں کو لڑاکر عدالت تک پہنچا دیا چونکہ اس فتوے سے مسلمانوں میں حفظ امن اور رشتہ اور ناطہ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے میں نے اس کی تردید کر دی ہے تاکہ حق ظاہر ہو اور مسلمانوں میں اخوت و اتحاد قائم رہے اور شیعہ سے نفرت دور ہو،

الاستفتاء ایک رافضی ہے جو اصحاب ثلاثہ کو نہ صرف غاصب اور خارج از ایمان اعتقاد رکھتا ہے بلکہ ان کو سب بکتا ہے اور سب کو عبادت سمجھتا ہے اسیطرح اُم المومنین جناب عائشہ صدیقہ کے متعلق اس کا اعتقاد ہے نیز ان کو متہم بالزناء کرتا ہے، تعزیہ پرست ہے، اور تعزیہ پیٹنے کو عبادت اور باعث تقرب خدا خیال کرتا ہے، امام المومنین جناب حضرت صدیق اکبر خلیفہ اوّل کی صحبت کا منکر ہے، قرآن مجید کو بیاض عثمانی بتلاتا ہے، جناب امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کو خفت آمیز الفاظ سے یاد کرتا ہے، علمائے اہلسنت والجماعت کو دل سے بُرا جانتا ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہ خلیفہ چہارم کو اصحاب ثلاثہ سے افضل سمجھتا ہے سنّی عورت کا نکاح ایسے رافضی شخص کے ساتھ جائز ہے یا نہیں۔ دوم اگر کسی سنّی عورت کا ایسے رافضی کے ساتھ بلا سرسیل نکاح ہو چکا ہو تو اس نکاح کو نافذ اور صحیح خیال کیا جائے یا کالعدم غیر محتاج الی الفسخ یا محتاج الی الفسخ ہو بینوا و توجروا اجراً جزیلا ؛

المستفتی سردار سندرانہ از چک ۳۵۴

الجواب لفظ رافضی سے مفتی صاحب کی خاندانی شرافت اسلامی صداقت اور تہذیب کا پتہ لگتا ہے کہ مولوی صاحب مذہب امامیہ شیعہ اثنا عشریہ کے کیسے مخالف و معاند ہیں، اگر شیعیان اہلبیت رسالت اور محبان خاندان نبوت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام رافضی ہے تو بر سر و چشم ؎

من علیؑ را دوست دارم خلق گوید رافضی
پس خدا و مصطفٰے جبرئیلؑ شد ہم رافضی

؎
رفض گر ہست حبِّ آل نبیؐ
رفض فرض است بر زکی و غبی
آن نہ رفض است محض ایمان است
رسم معروف اہل عرفان است
دوستدار رسول و آل او ام
دشمن خصم بد خصال او ام (وسیلۃ النجاۃ ص۹)

فرقہ عامہ میں ایسے رافضی بہت گذرے ہیں، تمام صوفیائے کرام اور علماء اسلام جیسے جامی۔ نظامی۔ سعدی۔ حافظ شیرازی، فخر الدین رازی، مولوی رومی، شیخ عطار، شاہ شمس تبریز۔ حکیم سنائی، خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ امام شافعی کا مشہور کلام ہے ؎

ان کان رفضاً حبّ آل محمدؐ (صواعق محرقہ)
فلیشہد الثقلان انّی رافضی (تفسیر کبیر ص۲۳)

قال الشافی ؎ قالوا ترفضت قلت کلا
ما الرفض دینی ولا اعتقادی
لکن تولیت غیر شک
خیر امام و خیر ھادی

نوٹ نمبر ی صابر یہ اب تیسری دفعہ شائع ہوتا ہے مگر مفتی حنفی اور اُس کے معاونین کو حوصلہ نہ پڑا کہ کبھی وہ اس کا جواب لکھتے اور نہ ہی اسکا جواب باصواب کوئی سنی دے سکتا ہے (صابر)

ان کان حب الولی رفضاً (صواعق محرقہ
فانني ارفض العبادی فارسی ص۱۴۲)

ترجمہ، لوگ مجھکو کہتے ہین کہ تو رافضی ہوگیا، مین ان کے جواب مین کہتا ہون، معاذ اللہ مین رافضی نہیں ہون، یعنی میرا دین اور میرا اعتقاد رفض نہین، لیکن اس مین شک نہین کہ مین نے سب سے بہتر اور سب سے زیادہ ہادی سے تولا پکڑا ہے اگر جناب مولا مرتضیٰ علیہ السلام کی محبت کا نام رفض ہے تو مین اللہ کے تمام بندون سے زیادہ رافضی ہون،

(ب) استفتا فرضی اور قیاسی ہے، یہ تمام عقائد نہ کسی شیعہ کے ہین، اور نہ کسی کتاب عقائد شیعہ مین پائے جاتے ہین اور نہ ہی مفتی سنی نے زمیندار شیعہ سے کسی مجلس مین تحقیقات کر کے فتوی دیا ہے بلکہ صرف ذاتی رنجش ہے،

(۱) کوئی شیعہ اپنی طرف سے بلا دلیل حضرات ثلاثہ پر غصب وغیرہ کے الزامات نہین لگاتا بلکہ علمائے اہل سنت کتب صحاح ستہ اور تواریخ معتبرہ مین ایسے واقعات لکھ گئے ہین، جن سے حضرات ثلاثہ کے ایمان پر روشنی پڑتی ہے

(۲) سب بکنا، سب کو عبادت سمجھنا، بی بی عائشہ کو متہم بالزنا کرنا، تعزیہ پرستی کو عبادت اور باعث تقرب خیال کرنا، صحبت حضرت ابوبکر سے انکار کرنا، قرآن مجید کو بیاض عثمانی کہنا، جناب امام اعظم صاحب کوفی کی توہین کرنا، یہ شیعیان جناب علیؑ پر بہتان وافترا ہین، کوئی شیعہ ان امور شنیعہ کا مرتکب نہین ہوتا،

(۳) جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام کو خلیفہ بلا فصل اور حضرات اصحاب ثلاثہ سے من کل الوجوہ افضل جاننا ہمارا عین ایمان ہے، کتاب اللہ اور اہلسنت کی احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ ہمارے عقائد کے مؤید ہین (ثبوت خلافت دیکھو)

فتوی قطبیہ اکثر فقہا اور متکلمین رافضیون کو کافر لکھتے ہین، چنانچہ فتاوی ظہیریہ اور خلاصہ ذخیرہ اور عالمگیریہ وغیرہ سب کے سب رافضیون کو کفر کا فتوے دیتے ہین اور محققین حنفیہ کافر نہین کہتے بلکہ بدعتی اور فاسق بتلاتے ہین مگر سب صحابہ کے حلال جاننے والے کو بھی کافر کہتے ہین،

فتویٰ صابریہ (۱) فقہاء اور متکلمین کے اقوال جو مخالف کتاب اللہ وسنّت ہوں قابل حجت وسند نہین۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور فرمان امام ابو حنیفہ سے کفر ثابت کیجئے جو اللہ تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھے اور سیّدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی آخرالزمان مانے وہ مسلمان ہے اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ اِنّ الدین عند اللہ الاسلام اللہ تعالےٰ کے نزدیک دین اسلام ہے، اور دین اسلام کیا ہے، کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ حج وزکوٰۃ بس یہی ارکان اسلام ہین، اور ایمان کی تعریف ہے اقرارٌ باللسان و تصدیقٌ بالقلب وعمل بالارکان اور محبّت مودۃ اہل بیت رسالت کسوٹی ومعیار ایمان ہے کوئی شیعہ سب وشتم اور فحش کلامی کو حلال نہین جانتا، محض افترا ہے،

فتویٰ قطبیہ محققین احناف نے ایمان ثلاثہ وعفّت صدیقہ اور صحبت صدیق کو ضروریاتِ دین سے شمار کیا ہے،

الجواب

معیار اسلام حضرات اصحاب ثلاثہ کا ماننا کوئی رُکن اسلام وشرط اسلام اور معیار اسلام ہرگز نہین اور نہ ضروریات دین سے ہے، نہ جزو ایمان ہے، اگر جزو ایمان یا ضروریات دین سے ہوتا تو اللہ تعالےٰ اپنے کلام مجید مین کوئی نصِّ جلی فرماتا یا جناب رسول اللہ صلعم اعلان فرماتے، یہ حضرات تو پہلے خود کافر ومشرک رہے، اور ادھیڑ عمر مین کہا جاتا ہے کہ اسلام لائے اور ہمیشہ مولفتہ القلوب مسلمین رہے، اگر ان حضرات کا ماننا معیار اسلام یا جزو ایمان ہے، تو کوئی آیت شریف اور کوئی حدیث صحیح یا قول صحابہ پیش کرو، عام ملّان مولویون اور حنفی فقیہون کے خیالات اور من گھڑت فتاوی مخالف کتاب اللہ وسنت قابل سند نہیں، کاش کہ مولوی قطب الدین اور اُس کے معاونین مدرسین انجمن خادم المسلمین اور سجادہ نشین کتاب اللہ اور سنیت سے انحراف نہ کرتے اور اصحاب ثلاثہ کے اقرار ایمان اور خلافت بلافصل مین کوئی نصی احکام پیش کرتے، تب ان کی علمی فضیلت اور مولویت مسلمانون پر ظاہر ہو جاتی، مگر ان کو اللہ اور رسول مقبول صلعم سے

کیا غرض ہے،
سنو! چونکہ فرقہ امامیہ اثنا عشریہ توحید-عدل-نبوت-امامت-قیامت کا قائل ہے اور نماز-روزہ-حج وزکوٰۃ-خمس وجہاد مع الامام کا عامل ہے، اور خاندان رسالت صلعم کا محب ومطیع اور تابع ہے پس یہی حقیقی موحد ومسلمان اور مومن ہے کوئی شرعی دلیل ان کو اسلام سے خارج نہین کرسکتی، معیار اسلام محبت ثلاثہ ہرگز نہین،

۱-پہلی آیت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے- قولوا اٰمنّا باللّٰہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابراھیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النّبیّون من ربّھم لا نفرّق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون رپ۱-البقرہ ع ۱۶)

ترجمہ (مسلمانون تم کہو ہم تو اللہ پر اور جو ہم پر اُترا (قرآن) اور جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اُترا، اور جو موسیٰ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبرون کو اپنے پروردگار سے ملا ہم سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبرون مین سے کسی ایک کو بھی الگ نہین کرتے اور ہم اُس کے تابعدار ہین (تبویب القرآن ص ۱۱٦)

۲-دوسری آئت:-یا ایّھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ والکتاب الذی نزّل علیٰ رسولہ والکتاب الذی اُنزل من قبل ومن یکفر باللّٰہ وملائکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ والیوم الاٰخر فقد ضلّ ضلالاً بعیداً (قرآن شریف پارہ پانچوان النساء ع ۲۰) ترجمہ:-ایمان لانے والو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسولؐ اور حضرت محمد صلعم پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ (حضرت محمدؐ) پر اُتاری اور ان کتابون پر جو قرآن سے پہلے اُس نے اُتارین، اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتون اور اس کی کتابون اور اُس کے پیغمبرون اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ پرلے سرے کا گمراہ ہو گیا،
(تبویب القرآن ص ۱۱٦)

۳- تیسری آئت :- انّ الذین قالوا ربنا اللہ ثمّ استقاموا
تتنزّل علیھم الملائکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنّۃ
التی کنتم توعدون (پ ۲۴ حٰم السجدہ - ع ۴)، ترجمہ :- جن لوگوں
نے یہ کہا کہ ہمارا مالک اللہ ہے (توحید کا اقرار کیا) پھر اُس پر جمے رہے ان پر رحمت
کے فرشتے اُتریں گے اور کہیں گے تم ڈرو نہیں اور نہ رنج کرو اور جس بہشت کا
تم سے وعدہ تھا اس کی خوشی مناؤ (تبویب القرآن)

۴- چوتھی آئت - انّ الذین قالوا ربنا اللہ ثمّ استقاموا فلا
خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون اولٰئک اصحاب الجنّۃ خالدین
فیھا جزآءً بما کانوا یعملون (پ ۲۶ الاحقاف - ع ۲)
ترجمہ - بیشک جن لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارا مالک ہے پھر اس پر جمے رہے (شرک
نہیں کی) ان کو (قیامت کے دن) نہ ڈر ہوگا نہ غم یہی لوگ تو بہشت والے ہیں،
وہ اپنے نیک کاموں کے بدلے میں (جو دنیا میں کرتے رہے) ہمیشہ اس میں
رہیں گے (تبویب القرآن ص ۲۴۹)

۵- پانچویں آئت - والذین اٰمنوا وعملوا الصّالحات واٰمنوا بما
نُزّل علٰی محمّدٍ وھو الحق من ربّھم کفّر عنھم سیّاٰتھم و
اصلح بالھم (پ ۲۶ - محمد - ع ۱) ترجمہ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں
نے اچھے کام کئے اور جو محمدؐ پر اُترا (قرآن) اُس پر بھی ایمان لائے اور وہ برحق
ہے ان کے مالک کے پاس سے اُترا ہے ان کے گناہ اللہ تعالےٰ نے بخش دیئے
اور اُن کا کام بنا دیا۔

۶- چھٹی آئت :- والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصّدّیقون
والشّھدآء عند ربّھم (پ ۲۷ - الحدید ع ۲) ترجمہ اور جو لوگ اللہ
تعالےٰ اور اُس کے سب پیغمبروں پر ایمان لائے وہی اپنے مالک کے پاس (بھی)
صدّیق اور شہید ہیں،

۷- ساتویں آئت :- انّما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت
قلوبھم واذا تلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمانًا وعلٰی ربّھم

یتوکلون- الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون اولٰئک ھم المومنون حقا لھم درجات عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم (پ ۹- الانفال- ع ۱) ترجمہ ایمان دار تو وہی لوگ ہین کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل دہل جاتے ہین اور جب ان کو اُس کی آیتین پڑھکر سنائی جاتی ہین تو اُن کے ایمان کو اور بڑھا دیتی ہین اور وہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہین جو نماز کو درستی سے ادا کرتے ہین اور ہم نے جو ان کو دیا ہے، اُس مین سے خرچ کرتے ہین یہی لوگ سچے ایمان دار ہین اُن کے لئے درجے ہین ان کے مالک کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی،

۸- آٹھوین آیت- ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصارٰے والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (پ ۱- ۱ البقرہ) ترجمہ:- بیشک مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور صابی ان مین سے جو لوگ اللہ تعالےٰ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو اپنے مالک کے پاس اُن کی مزدوری ملیگی نہ ان کو ڈر ہوگا نہ رنج،

۹- نوین آیت:- ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لھم اجر غیر ممنون (پ ۲۴ حٰم السجدہ) ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کو ایسا نیک اجر ملیگا جس کی انتہا نہین ہے

۱۰- دسوین آیت:- ولا تقولوا لمن القٰی الیکم السلام لست مومنا جو شخص تم کو سلام دے اس کو مت کہو کہ تو مسلمان نہین، نوٹ قرآن شریف سے ثابت ہوا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا اقرار کرے وہ مسلمان ہے اس مین کوئی شرط نہین کہ وہ اصحاب ثلاثہ کو بھی مانے اور اُن سے محبت رکھے، کیونکہ وہ خود ہی کلمۂ توحید پڑھکر مسلمان ہوئے اور کفر و شرک سے نکلکر داخل اسلام ہوئے ان پر احکام الٰہی کی ویسی ہی پابندی تھی جیسے ہم لوگون پر ہے اُن کا ماننا کوئی ضروریات دین سے نہین مگر حنفی سنی ملّان خواہ مخواہ لوگون کو اللہ تعالےٰ کی کتاب قرآن کے برخلاف چلا کر گمراہ کرتے ہین اور مشرک بناتے

بلکہ تمام سنّی فرقے حنفی۔صوفی۔وہابی۔چکڑالوی۔اہلحدیث۔رضاعی۔محمود شاہی ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہین۔

معیار وبناء اسلام از احادیث سرور انام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔فرق اسلام وایمان مذہب سنّی مین ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب نے کہا کہ ایک روز ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اچانک نہایت سفید کپڑے اور بہت سیاہ بال والا ظاہر ہوا کہ وہ مسافر نہین معلوم ہوتا تھا اور ہم مین سے اُس کو کوئی نہین پہچانتا تھا یہان تک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بیٹھا اور اس نے اپنے دونون زانو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر دو زانو سے لگا دیئے اور اُس نے اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون زانوئُن پر رکھے اور کہا یا محمّد اخبرنی عن الاسلام اے محمدؐ! مجھکو اسلام سے خبر دو قال ان تشھدان لا الٰہ الّا اللہ وان محمّداً رّسول اللہ وتقیم الصّلوٰۃ وتوتی الزکواۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاً فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے نہین کوئی معبود سوائے اللہ تعالےٰ کے اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بھیجے ہوئے رسولؐ ہین اور تو اچھی طرح نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اگر طاقت رکھتا ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرے، اُس شخص نے کہا صدّقت، آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگون نے تعجب کیا کہ خود ہی پوچھتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے، پھر اس شخص نے پوچھا فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ والیوم الآخر وتومن بالقدر خیرہٖ وشرّہٖ قال صدّقت الخ مجھکو ایمان کی خبر دین فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتون اور اس کی کتابون اور اس کے پیغمبرون اور قیامت پر ایمان لاوے اور تقدیر کے ساتھ ایمان لائے کہ بھلا وبرائی اس کی ہے الخ مشکوٰۃ۔کتاب الایمان۔الفصل الاوّل جلد اول صؐ متفق علیہ بخاری پ۱ ص ۲۶۔کتاب الایمان)

۲۔ پانچ بناء اسلام، عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم بنی الاسلام علےٰ خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان
محمداً رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان
(صحیح بخاری شرجم پارہ اول ص ۱۱ کتاب الایمان ومشکوٰۃ جلد اول کتاب الایمان
ص ۹ مسلم ص ۹۰) ترجمہ عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی عمارت پانچ چیزون پر اُٹھائی گئی ہے گواہی دینا اس
بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی سچا خدا نہین اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہین اور
نماز کو درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا، اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا،

۳۔ مسلمان کون ہے: عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ والہ وسلم من صلےٰ صلوٰتنا و
استقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ و
ذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ (بخاری پارہ دوم باب فضل
استقبال القبلۃ ص ۱۳۴ ومشکوٰۃ امرتسری کتاب الایمان ص ۱۱)
ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طور کی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ
ہو اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھاوے پس وہ مسلمان ہے اس کے واسطے اللہ اور اس کے
رسول صلعم کا ذمہ ہے اور تم لوگ اس کے ذمہ مین خدا کا عہد نہ توڑو (بخاری پ۲)

۴۔ حدیث بخاری حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے نجد
والون مین سے ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس آیا، سر
پریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے ہم بھن بھن اس کی آواز سنتے تھے، اور اس کی
بات سمجھ مین نہین آتی تھی یہان تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا، جب معلوم ہوا کہ
وہ اسلام کو پوچھ رہا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا اسلام دن رات مین پانچ نمازین
پڑھنا ہے اس نے کہا بس اس کے سوا تو کوئی اور نماز مجھ پر نہین آپ نے فرمایا،
نہین مگر تو نفل پڑھے تو اور بات ہے، آنحضرت صلعم نے فرمایا رمضان کے روزے
رکھنا اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہین، آپ نے فرمایا نہین مگر تو نفل رکھے

تو اور بات ہے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کا بیان کیا وہ کہنے لگا بس اور تو صدقہ کوئی نہیں مگر نفل صدقہ دے تو اور بات ہے،
راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا یون کہتا جاتا تھا قسم خدا کی مین نہ اس سے بڑھاؤن گا نہ گھٹاؤن گا، آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مُراد کو پہنچا (صحیح بخاری مترجم کتاب الایمان پارہ اول ص ۲۴ وصحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۵۵ کتاب الایمان)

۵- حدیث بخاری ومسلم حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو آیا اور کہا کہ آپ مجھکو ایسا عمل بتائین کہ جس کے کرنے سے مین بہشت مین داخل ہون قال تعبد اللہ ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوٰة المكتوبة وتؤدي الزكوٰة المفروضة وتصوم رمضان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اور کسیکو اُس کے ساتھ شریک نہ کر، نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور ماہ رمضان کے روزے رکھ۔ گنوار نے کہا اللہ کی قسم جس کے ہاتھ مین میری جان ہے نہ اس سے زیادہ کرون گا اور نہ کم، پھر جب وُہ چلا گیا تو جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خوش لگے کہ بہشتی شخص کو دیکھے تو اس کو دیکھ لے (مشکوٰۃ امرتسری جلد اول ص ۱۱ کتاب الایمان، صحیح بخاری مترجم کتاب الایمان پ اول ص ۲۴) بخاری پ ۶ ص ۸-۹)

۶- حدیث مسلم- سفیان بن عبداللہ ثقفی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے اسلام کے بارہ مین ایسا حکم فرمایئے کہ پھر مجھے آپ کے بعد کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے فرمایا قل اٰمنت باللہ ثمّ استقم (مشکوٰۃ- کتاب الایمان ص ۱۱ صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۱۲۱) کہہ مین اللہ کے ساتھ ایمان لایا اور اسی پر قائم رہو (توحید پر قائم رہے اور شرک نہ کرے)

۷- حدیث بخاری- عن ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتّٰی یشھدوا ان لا الٰہ الّا اللہ وانّ محمّدًا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم قال امرت ان

اقاتل الناس حتیٰ یشھدوا ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدًا رسول اللّٰہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ فاذا فعلوا ذالک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللّٰہ (صحیح بخاری ۔بخاری مترجم مطبع احمدی پارہ اول ۔کتاب الایمان ص ۱۶) ترجمہ عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کا یہ حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے (کافروں) سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوائے کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں، اور نماز درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں، جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا، مگر اسلام کے حق سے اور ان کے دل کی باتوں کا حساب اللہ پر رہیگا ف اسلام کا حق جیسے کسی کو مار ڈالیں تو خون کے بدلے خون ہوگا یا زنا کریں اور محصن ہوں تو رجم ہوگا، صحیح مسلم مترجم جلد ۱ ص ۱۱۲)

۸۔ **فضائل کلمہ شریف** حضرت انس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ صحابی کو جو آپ کے پیچھے سوار تھا فرمایا اے معاذ انہوں نے کہا لبیک حاضر ہوں فرمایا اے معاذ عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک (یہی تین دفعہ فرمایا، قال ما من احد یشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدًا رسول اللّٰہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللّٰہ علی النار فرمایا جو شخص صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھے اللہ تعالےٰ اُسپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے، معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ان لوگوں کو خوشخبری سنا دوں فرمایا اس وقت بھروسہ کر بیٹھیں گے، حضرت معاذ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت فرمائی (مشکوٰۃ ص ۱۴ و مسلم ج ۱ ص ۱۳۱)

۹۔ **حدیث بخاری** حضرت انس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اُس کے دل میں جو برابر بھلائی ایمان ہو تو وہ ایک نہ ایک دن

ضرور دوزخ سے نکلے گا اور جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اُس کے دل میں ذرّے چونٹی
برابر بھلائی ہو وہ ایک نہ ایک دن ضرور دوزخ سے نکلے گا (صحیح بخاری مترجم
مطبع احمدی لاہور پارہ اوّل کتاب الایمان ص ۲۳ سطر ۲)
(ب) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ذاق طعم الایمان
من رضی باللہ ربًّا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولاً (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ
کتاب الایمان جلد اول ص ۹) ترجمہ اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ کے
رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمدؐ کے رسولؐ ہونے پر راضی ہوا،

۱۰۔ حدیث بخاری۔ حضرت عتبان بن مالک انصاری نے کہا کہ میں نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر میں بلایا اور لوگ گھر میں اکٹھے ہو گئے ان
میں سے ایک بولا مالک بن دخشن کہاں ہے وہ دکھائی نہیں دیتا۔ دوسرا بولا جی
وہ تو منافق ہے اُس کو اللہ اور رسولؐ سے اُلفت کہاں ہے، آپ نے فرمایا، ہائیں
یہ کیا بات ہے ایسی بات مت کہو کیا اس کو تو نے لا الٰہ الا اللہ کہتے نہیں دیکھا
آخر وہ اللہ ہی کے لئے یہ کہتا ہے، تب وہ کہنے لگے اللہ اور رسولؐ اصل حال
خُوب جانتا ہے، ہم تو ظاہر میں خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اس کی دوستی اور بات
چیت منافقوں ہی سے رہتی ہے، آپ نے فرمایا فانّ اللہ قد حرّم علے النار
من قال لا الٰہ الّا اللہ یبتغی بذالک وجہ اللہ جو کوئی خالص اللہ کی
رضامندی کے لئے لا الٰہ الّا اللہ کہے اس کو اللہ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے،
صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پارہ پانچواں ص ۲۶ کتاب التہجد۔ صحیح مسلم
مترجم جلد اول ص ۱۳۲) یہ اصحاب بدری تھا مگر صحابہ نے اسکو منافق قرار دیا،

۱۱۔ حدیث احمد۔ حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ مجھکو جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مفاتیح الجنّۃ شہادۃ ان لا الٰہ
الّا اللہ بہشت کی کنجیاں گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی لائق
عبادت نہیں (مشکوٰۃ امرتسری کتاب الایمان جلد اول ص ۲۲)

۱۲۔ حدیث مسلم حضرت عبادہ بن الصامت سے روایت ہے کہ میں نے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا من شہد

ان لا الٰہ الاّ اللہ وانّ محمدًا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار، ترجمہ جس نے کلمہ شہادت کی گواہی دی اللہ تعالےٰ نے اُس پر دوزخ کی آگ حرام کی۔ (مشکوٰۃ امرت سری، کتاب الایمان، جلد اوّل ص ۲۰ صحیح مسلم مترجم جلد اول، کتاب الایمان ص ۱۲۵،

۱۳۔ حدیث مسلم۔ حضرت عثمان نے کہا کر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، من مات وھو یعلم انّہ لا الٰہ الاّ اللہ دخل الجنّۃ، (مشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۲۰ و مسلم ص ۱۸) ترجمہ جو کوئی مرجائے اور وہ یہ جانتا ہو کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی سچا خدا نہیں وہ بہشت میں داخل ہوگا،

۱۴۔ حدیث بخاری ومسلم حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آیا کہ آپ کپڑا تان کر سوتے تھے پھر گیا اور جب پھر کر آیا تو آپ جاگے اور فرمایا، ما من عبدٍ قال لا الٰہ الاّ اللہ ثمّ مات علےٰ ذالک الا دخل الجنّۃ جو شخص کلمہ لا الٰہ الاّ اللہ کہکر فوت ہو جائے۔ تو وہ بہشت میں داخل ہوگا، قلت وانّ زنیٰ وانّ سرق قال وانّ زنیٰ وسرق (تین دفعہ عرض کیا گیا) قال وانّ زنیٰ وسرق علےٰ رغم انف ابی ذرؓ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ امرت سری، کتاب الایمان جلد اول ص ۱۷) میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے، حضور انور صلعم نے فرمایا اگرچہ وہ زناء کرے اور چوری کرے (تیسری بار) فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، ابوذرؓ کی ناک رگڑ کر بہشت میں داخل ہوگا (علی رغم انف عرب کا محاورہ ہے کہ ناک خاک آلودہ ہو) صحیح مسلم مترجم ج اول ص ۲۰۶)

۱۵۔ حدیث اُسامہ۔ حضرت اُسامہ بن زید کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم کو حرقہ قبیلہ والوں پر بھجوایا ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا ان کو شکست دی اور ایسا ہوا کہ میں اور ایک انصاری مرد حرقہ کے ایک شخص مرد اُس سے بھڑ گئے، جب ہم نے اس کو گھیر لیا تو مجبور ہو کر وہ لا الٰہ الاّ اللہ کہنے لگا یہ سنتے ہی انصاری نے ہاتھ روک لیا اور میں نے برچھ چلا کر

اُس کو مار ڈالا، جب ہم اُس جنگ سے لوٹ کر آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی فقال یا اسامۃ اقتلتہ بعد ما قال لا الہ الا اللہ حضور نے فرمایا اے اسامہ تو نے یہ کیا کیا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اس کو مار ڈالا، مین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دل سے نہین کہتا تھا، اپنے بچانے کے لئے کہتا تھا آپ وہی فرماتے رہے بار بار مین نے آرزو کی کاش مین اسی دن مسلمان ہوا ہوتا (صحیح بخاری مترجم پ ۱۷ ص ۳۲ کتاب المغازی والمعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۲،

۱۶۔حدیث بخاری، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک شخص مرداس ابن نہیک تھوڑی سی بکریان لئے ہوئے مسلمانون کو ملا، اپنا اسلام ظاہر کرنے کے لئے السلام علیکم کہا مسلمانون نے اُس کو بہانہ خور سمجھکر مار ڈالا، اور اُس کی بکریان لے لین (اُسامہ بن زید نے اُس کو قتل کیا) اُس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا (بخاری مترجم پ ۱۸ ص ۱۰۶ کتاب التفسیر مطبع احمدی لاہور۔ ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم ابواب تفسیر القرآن ص ۳۴۷)

۱۷۔حدیث اُسامہ، مسلمانون کا ایک لشکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکون کی ایک قوم پر بھیجا اور وہ دونون ملے تو مشرکون مین ایک شخص تھا وہ جس مسلمان پر چاہتا اسپر حملہ کرتا اور مار لیتا آخر ایک مسلمان نے اُس کی غفلت کو تاکا اور لوگون نے ہم سے کہا کہ وہ مسلمان اُسامہ بن زید تھے، پھر جب انہون نے تلوار اُسپر سیدھی کی تو اُس نے کہا لا الہ الا اللہ لیکن انہون نے مار ڈالا اُس کو بعد اس کے قاصد خوشخبری لیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا آپ نے اُس سے حال پوچھا اس نے سب حال بیان کیا، یہان تک کہ اس شخص کا بھی حال کہا یعنی اُسامہ بن زید کا، آپ نے ان کو بلایا اور پوچھا تم نے کیون اُس کو مارا، اُسامہ نے کہا یا رسول اللہ اس نے بہت تکلیف دی ہے مسلمانون کو مارا فلانے اور فلانے کو اور نام لیا کئی آدمیون کا پھر مین اُسپر غالب ہوا، جب اس نے تلوار کو دیکھا تو لا الہ الا اللہ کہنے لگا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اُس کو قتل کیا انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا تم کیا جواب دو گے لاالہ الاّ اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا، انہوں نے کہا یارسول اللہ دُعا کیجئے میرے لئے بخشش کی آپ نے فرمایا تم کیا جواب دو گے لاالٰہ الاّ اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا، پھر آپ نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا، اور یہی کہتے رہے تم لا الٰہ الاّ اللہ کا کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے روز آویگا (صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی ص ۲۱۲)

۱۸۔ حدیث خارجی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سونے کا ایک ٹکڑا تقسیم کیا ایک شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں، دونوں گال پھولے ہوئے پیشانی بلند ڈاڑھی گھنی ہوئی سر منڈا ہوا تہ بند اُٹھائے ہوئے کہنے لگا یارسول اللہ صلعم اللہ سے ڈرو، آپ نے فرمایا ہات تیری کیا میں ساری زمین والوں میں اللہ سے ڈرنے کے لئے زیادہ لائق نہیں ہوں، خیر جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد ابن ولید نے عرض کیا یارسول اللہ میں اس کی گردن اُڑا دوں آپ نے فرمایا نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ خالد نے عرض کیا یارسول اللہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی زبان اور دل منافق ہیں، آپ نے فرمایا، یہ تو صحیح ہے مگر مجھ کو یہ حکم نہیں ملا کہ لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں یا اُن کے پیٹ چیروں الخ (صحیح بخاری مترجم کتاب المغازی پ ۱۷ ص ۴، مطبع احمدی لاہور)

۱۹۔ حضرت عبادہ بن صامت سے روائت ہے کہ جناب نبی کرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس بات کی گواہی دے لا الٰہ الاّ اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور حضرت عیسےٰ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم میں ڈالا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں (یعنی بلا باپ پیدا ہوئے) اور بہشت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو بہشت میں لے جائے گا، گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو (ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور، کتاب بدء الخلق باب اقوال اللہ تعالےٰ واذکر فی الکتاب مریم پارہ تیرھواں ص ۱۰۶

المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی کتاب الایمان ص ۱۲۳،

۲۰- اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ لا یلقی اللہ عزوجل بھما عبد غیر شاک فیھما الا دخل الجنۃ (صحیح مسلم مترجم کتاب الایمان ص ۱۲۱ مشکوۃ شریف جلد ۴ باب فی المعجزات امرتسری ص ۱۴۳) ترجمہ- آپ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے خدا کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جو بندہ اللہ سے ملے اور ان دونوں باتوں میں اس کو شک نہ ہو تو وہ جنت میں جائے گا،

۲۱- حضرت ابو مالک سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے سنا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا اور ان چیزوں کا انکار کیا جن کو لوگ سوائے خدا کے پوجتے ہیں (آدمی ہوں یا جن اوتار یا جھاڑ پہاڑ یا بت وغیرہ) تو اس کا مال اور خون حرام ہوگیا، اور اس کا حساب اللہ تعالے پر ہے (صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور- کتاب الایمان ص ۱۲۴ جلد اول- سنن نسائی جلد ثانی ص ۲۸۵، کتاب المحاربۃ)

۲۲- کلمہ شریف کوٹ ہے قال اللہ تعالی لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن عذابی (رواہ ابن عساکر- کنزالعمال جلد ۱ ص ۵۸)
ترجمہ- اللہ تعالی جل شانہ نے فرمایا کلمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ (کوٹ) ہے جو شخص اس قلعہ کے اندر داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا،

۲۳- حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مومن اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ یہ گواہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور سورۂ ابراہیم میں اللہ تعالے کا فرمان ہے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ کہ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے (صحیح بخاری مترجم، کتاب الجنائز باب ما جاء فی عذاب القبر

پارہ پانچوان ص ۹۱) نوٹ حنفی مولویو یاد رکھو قبر مین توحید و رسالت پوچھی جاتی ہے حضرات اصحاب ثلاثہ کی محبت اور اقرار خلافت کوئی نہین پوچھتا، (بقول سُنّی)

۲۴- حضرت عبداللہ بجلی کے بیٹے جریر سے روایت ہے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان باتون پر بیعت کی اَنْ لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ واَنّ محمدًا رسول اللّٰہ واقامِ الصّلوٰۃ وایتاء الزّکوٰۃ والسّمع والطّاعۃ والنّصح لکل مسلم (صحیح بخاری مترجم- کتاب البیوع- پارہ آٹھوان ص ۲۶) ترجمہ:- گواہی دیتا ہون اس کی کہ اللہ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہین اور بے شک محمدؐ اُس کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز درستی سے ادا کرتا رہون گا اور زکوٰۃ دیا کرون گا اور حاکم اسلام کا حکم سُنون گا اور مانون گا اور ہر مسلمان کا خیرخواہ رہون گا، نوٹ اللہ کا پیارا حبیب پانچ شرائط کو بناء اسلام فرماتا ہے اور کلمہ گو کو مسلمان بتاتا ہے مگر ملّا حنفی کلمہ گو مسلمانون کو کافر بتلاتا ہے، جناب رسول اللہ صلعم کا تو حکم ہو کہ اہل قبلہ کی تکفیر مت کرو، مگر یہ چھوٹا موٹا نقص نکال کر شیعہ مسلمانون کو کافر بناتا ہے، حالانکہ مذہب سنّی مین ہے کہ اہل حق کے نزدیک خوارج بھی اور اہل بدعت کی طرح کافر نہین، (صحیح مسلم مترجم جلد ۱ ص ۱۷۴)

۲۵- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا من اٰمن باللّٰہ وبرسولہ واقام الصّلوٰۃ وصام رمضان کان حقًا علی اللّٰہ ان یدخلہ الجنّۃ جاھد فی سبیل اللّٰہ او جلس فی ارضہ التی ولد فیھا الخ (صحیح بخاری مترجم پ ۱۱ ص ۴۰، کتاب الجہاد والسیر) ترجمہ جو شخص اللہ اور اُس کے پیغمبرؐ پر ایمان لائے اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر اُس کا حق ہے کہ اس کو بہشت مین لے جائے خواہ وہ جہاد کرے خواہ اُسی ملک مین بیٹھا رہے جہان پیدا ہوا ہے،

۲۶- حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم صبح نکلتے ہی سویرے حملہ کرتے تھے اور اذان پر کان لگائے رہتے تھے اگر اذان سُنتے تو پھر حملہ نہ کرتے اس خیال سے کہ وہ لوگ مسلمان ہوں گے نہیں تو حملہ کرتے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ تو اسلام پر ہے، یعنی مسلمان ہے، پھر یہ کہتے سُنا۔ اشہدان لا الٰہ الا اللہ آپ نے فرمایا تو دوزخ سے نکل گیا یعنی جہنم سے نجات پائی، لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا
(صحیح مسلم مترجم ص ۵۲۹ مطبع صدیقی لاہور)

۲۷۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے، جب تک وہ اس بات کی گواہی دیں، ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ تحقیق اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی لائق عبادت نہیں اور بیشک حضرت محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز ہماری نماز کی طرح پڑھیں اور نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کھائیں، جب یہ سب باتیں کرنے لگیں تو ہم پر اُن کے خون اور مال حرام ہو گئے، مگر کسی حق کے بدلے (یعنی حد قصاص میں)
(سنن نسائی جلد ثانی مترجم مطبع صدیقی ص ۲۸۵ کتاب المحاربہ)

۲۸۔ حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں ایک شخص آیا اُس نے چپکے سے آپ سے کچھ کہا آپ نے فرمایا اس کو قتل کرو، پھر آپ نے فرمایا کیا وہ گواہی دیتا ہے لا الٰہ الا اللہ، وہ شخص بولا جی ہاں آپ نے فرمایا اس کو مت قتل کرو، کیونکہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے، یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں، پھر جب وہ یہ کہیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا، مگر کسی حق کی وجہ سے، اور حساب ان کا اللہ پر ہے، (سنن نسائی مترجم جلد ثانی ص ۲۸۹)

نوٹ جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کی جان محفوظ ہو گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا البتہ اگر کسی کا خون کرے گا تو اُس کے بدلے مارا جائے گا، اور اگر کسی کے مال کا ضامن ہو گا تو اُس سے بلاخوف دلایا جائے گا، پھر اگر اُس نے ظاہر میں کلمہ پڑھا ہے اور دل میں اُس پر یقین نہیں تو خدا اس سے سمجھے گا، دونوں کے حال

دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہین رحاشیہ سنن نسائی جلد ثانی ص ۳)

۲۹-گناہ سے کافر نہین ہوتا حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے

تین چیزین ایمان کی جڑ ہین، الکف عمن قال لا اله الا الله لا تکفرہ بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل الخ بندرہنا اُس شخص سے کہ جس نے کہا، لا اله الا اللہ اُس کو بسبب گناہ کے کافر مت کہہ اور اُس کو کسی عمل کے باعث اسلام سے نہ نکال اور جہاد جاری رہنے والا ہے جب سے مجھ کو اللہ نے بھیجا ہے یہان تک کہ اس اُمت کا آخر دجال کو قتل کرے، نہ موقوف کرے اس کو ظلم ظالم کا اور نہ عدل عادل کا، اور ایمان لانا تقدیر دن کے ساتھ (رواہ ابوداؤد) مشکوٰۃ شریف، باب الکبائر و علامات النفاق۔ الفصل الثانی جلد اول ص ۲۹)

فتاوی مجتہدین عظام و علمائے کرام اہلسنت والجماعت

۱-فتوی امام اعظم صاحب کوفی، حضرت نعمان بن ثابت کوفی امام اعظم صاحب فرماتے ہین لا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرۃ" اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان (شرح فقہ اکبر کانپوری ص ۸۶) ترجمہ ہم کسی مسلمان کو اُس کے گناہون کے باعث اگرچہ بڑے سخت ہون کافر نہین کہتے جب تک وہ گناہ کو حلال نہ سمجھے اور نہ ہم اُس کو بے ایمان کہتے ہین،

ب-امام اعظم صاحب بانی مذہب سنی حنفی کا فتوی ہے لا نکفر احداً من اهل القبلة (از فتوی قطعیہ) ہم اہل قبلہ مین سے کسی کو کافر نہین کہتے،

۲-فتوی امام شافعی صاحب وغیرہ" امام شافعی صاحب اور تمام دیگر علماء کرام اہلسنت والجماعت اہل قبلہ کو گناہون کے باعث کافر نہین کہتے۔ (الیواقیت والجواہر ص ۲۷۴)

ب-آدمی اپنی زبان روکے رکھے، ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اس پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب مین گرفتار ہو، مسلمان گناہ کرنے سے

جیسے قتل یا زنا کرنے سے کافر نہیں ہوتا (صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۴۰، مطبع صدیقی لاہور)

۳- فتوی نووی شارح مسلم جو شخص اہل قبلہ میں سے ہو وہ کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا نہ کسی بدعت کی وجہ سے یعنی اس کی تکفیر نہ کریں گے البتہ اگر اسلام کے کسی ضروری رکن کا انکار کرے جس کا ثبوت بتواتر اور اتفاق ہے جیسے نماز یا روزہ کی فرضیت کا یا خمر کی حرمت کا یا زنا، یا ناحق قتل کی حرمت کا تو وہ کافر کہا جائے گا، (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول، کتاب الایمان ص ۷، مطبع صدیقی لاہور)

۴- فتوی مولوی عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی، مجموعہ فتاوی جلد اول ص ۲- ص ۹۱ ص ۹۲ پر ہے،

تبرائی شیعہ کافر نہیں گو سب صحابہ کرتے ہوں، وہ فاسق ہیں، کافر نہیں، ذبیحہ اُن کے ہاتھ کا حلال ہے حرام نہیں، مناکحت بھی ان کے ساتھ درست ہے، (منقول از فتوی قطبیہ)

۵- فتوی سید اشرف علی صاحب تھانوی حنفی، فتاوی امدادیہ میں ہے، رافضی دو قسم کے ہیں، ایک وہ جن کے عقائد حد کفر تک پہنچ گئے ہوں ایسے شخص کے جنازہ کی نماز اصلاً درست نہیں کیونکہ شرائط صلوٰۃ جنازہ سے اسلام میت کا ہے، اور دوسرا وہ جس کے عقائد حد بدعت تک ہوں اُس کا حکم یہ ہے کہ اگر اُس کے جنازہ کی نماز کسی نے نہ پڑھی ہو تب تو پڑھ لینا چاہیئے، کیونکہ جنازہ مسلم کی نماز علی الکفایہ فرض ہے (از فتوی قطبیہ)

۶- فتوی مولوی وحید الزمان صاحب محدث حیدرآبادی، ایمان فقط اقرار کا نام ہے، یعنی جس نے اقرار کیا، اللہ کی توحید کا اور رسول صلعم کی رسالت کا، پس اُس پر احکام اسلام دنیا میں جاری کئے جائیں گے اور اُس پر کفر کا حکم نہ لگایا جائیگا (سنن ابن ماجہ مترجم جلد اول مطبع صدیقی لاہور ص ۲۷ و ص ۲۱۸)

۷- فتوی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری محدث، فاضل ایڈیٹر اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۴ رجب سنہ ۱۹۲۳ء میں لکھتے ہیں، شیعہ اور سنی میں اختلاف شدید ہے لیکن اجمالی طور پر اصولی اتفاق بھی ہے، مثلاً کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق دونوں کرتے ہیں، پس اس اصولی اتفاق کی وجہ سے میل ملاپ

جائز ہے (ب) فاضل ایڈیٹر اخبار اہلحدیث ایک عیسائی کے جواب مین تحریر فرماتے ہین، صرف کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ معنی سمجھکر بالیقین پڑھ لینے سے داخل اسلام ہوجاتا ہے، (اخبار اہلحدیث امرتسر یکم مئی ۱۹۲۰ء جلد ۲۲)

ج۔ شیعون سے مناکحت جائز ہے (اخبار اہلحدیث جلد ۱۸ نمبر ۲۴ مورخہ ۴ صفر ۱۳۴۰ھ فتوی نمبر ۲۳۔

فتوی ابو شکور سلمی حنفی، ابو شکور سلمی کتاب التمہید فی التوحید مین لکھتے ہین، روافض کا کلام مختلف ہے، بعضے کلام سے کفر ثابت ہوتا ہے اور بعض سے نہین، اگر کسی رافضی نے کہا حضرت علیؓ خدا ہین اور آسمان سے نازل ہونگے کافر ہوگیا، اگر کہا کہ نبوت حضرت علیؓ کے واسطے آئی مگر حضرت جبرئیلؑ نے خطا کی وہ کافر ہے، اگر کسی نے کہا کہ حضرت علیؓ شیخین سے افضل ہین اور کسی نے کہا کہ عائشہ اور معاویہ پر لعنت جائز ہے کیونکہ وہ حضرت علیؓ کے مخالف تھے تو یہ کہنا کفر نہین، کیونکہ وہ تاویل کرتے ہین، (مجموعہ فتاوی عبدالحی جلد ا ص ۲۳۵ ص ۲۴۰)

نتیجہ پس آیات بیّنات واحادیث سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فتاوی مجتہدین عظام اور علمائے کرام اہل سنت والجماعت سے صاف ثابت ہوا کہ کلمہ گو مسلمان پابند صوم وصلوٰۃ کسی گناہ کبیرہ یا صغیرہ کے باعث ہرگز کافر نہین ہوسکتا، اور نہ وہ مسلم تین دائرہ اسلام سے کسی فتنہ انگیز، اور کفر باز مفسد اور متعصب ملاّ مولوی کے فتوی سے خارج ہوسکتا ہے، کیونکہ کتاب اللہ اور سنت وفتاوی علماء اہل سنت کے مقابلہ مین اُس کے فتوے کی کوئی وقعت نہین ایک مجذوب کی بڑ کے برابر بھی حیثیت نہین اور نہ ہی اس زمانہ تہذیب اور روشنی وآزادی مین ایسی کفر نواز مولویون کے فتاوی کو کوئی محقق مسلمان قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھتا ہے، ایسے مفتی صاحبان کی سراسر تعصب ونفسانیت ہے اور اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صریح مخالفت ہے اور ہمارے ساتھ کسی ذاتی رنجش سے بغض وعداوت ہے آجکل جو دھوین صدی مین مسلمانون کے اتحاد واتفاق کی ضرورت ہے نہ کہ تفرقہ کی، مسلمانون پر آئے دن غیر مذاہب کے لوگ سخت حملے کررہے ہین، سبب فرقہ ہائے اسلام کو ل جلد

دشمنان اسلام سے مقابلہ کرنا چاہیئے اور اپنی خانہ جنگیون اور فروعات کے
جھگڑون اور رسالہ بازی اور کفر بازی کو چھوڑ دینا چاہیئے،
مکفر خود کافر ہے، یاد رکھو کہ جو ملّا مولوی جب اپنے کسی بھائی مسلمان پر کفر کا
فتوی لگاتا ہے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے،

۱-حدیث شریف عن ابن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم
قال اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بہا احدھما ترجمہ عبداللہ ابن
عمر سے روائت ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کسی مرد
نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونون مین سے کسی پر ضرور پلٹے گی،
ف یعنی اگر وہ کافر ہے حقیقت مین جس کو کافر کہا تو بجا ہوا اور اگر وہ کافر نہین
تو اس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑے گا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی
اپنی زبان روکے رکھے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اسی پر پلٹ پڑے
(المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۱۷۴)

دوسری حدیث شریف حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روائت ہے
انہون نے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئین
کسی اور کا بیٹا کہیگا اور وہ جانتا ہو کہ اُس کا بیٹا نہین یعنی اپنے باپ کے سوا
کسی اور کو باپ بتلاوے جان بوجھکر تو وہ کافر ہو گیا یعنی اس نے ناشکری کی،
باپ کا حق فراموش کردیا، اور جس شخص نے اس چیز کا دعویٰ کیا، جو اس کی
نہین وہ ہم مین سے نہین وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین بنالیوے، اور جو شخص کسیکو کافر
کہکر بلاوے یا خدا کا دشمن کہکر پھر وہ جس کو اس نام سے پکارا ایسا نہ ہو یعنی کافر
نہ ہو تو وہ کفر پکارنے والے پر پلٹ آویگا، (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۱۷۵
باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر)

نوٹ پس سُنی مفتی صاحبان ان احادیث کو پڑھکر عبرت حاصل کرین الحمدللہ
ہم تو توحید- عدل- نبوت- امامت- قیامت کے قائل اور نماز- روزہ- حج- زکوٰۃ
کے عامل ہین، ہمارا تو کچھ نہین بگڑتا ہم پر کفر کے فتوے لگانے والے خود کافر ہو
رہے ہین، وہ لوگ توبہ تائب کرین ورنہ دُنیا مین شرمسار ہون گے اور آخرت مین

ذلیل وخوار، مولویو! اسلام آباد پر اپنے ہاتھ سے بم بازی مت کرو،
نوٹ ایک شخص بار بار اپنے اسلام کا اقرار کرتا ہے، اور کلمات کفر یہ سے بریت ظاہر کرتا ہے مگر پھر بھی اُس کو کافر ٹھہرایا جاتا ہے اور جاہل لوگون کو تلقین کرتے ہین، کہ باوجود اقرار کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی باوجود اقرار توحید وختم رسالت وپابندیٔ صوم وصلوٰۃ اور اہل قبلہ ہونے کے پھر بھی کافر ہے کیونکہ وہ ثلاثہ پرست نہین بلکہ خدا پرست ہے،

مذہب شیعہ ناجیہ مین کفر، اسلام اور ایمان کا فرق

۱۔ کفر کیا ہے، کفر کے معنی انکار کرنا، احسان فراموشی اور ناشکرگزاری کرنا۔ خدا اور رسول کا نہ ماننا،

۱۔ جناب سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصّلواۃ والسلام نے فرمایا، من خالف کتاب اللہ وسنۃ محمدؐ فقد کفر (اصول کافی، کتاب العلم ص ۴۰ نولکشوری) ترجمہ، جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور سنت سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی اُس نے کفر کیا،

۲۔ من ترك اهل بیت نبیہ ضلّ ومن ترك کتاب اللہ وقول نبیہ کفر (اصول کافی۔ کتاب العلم ص ۳۲) ترجمہ جس نے جناب نبی کرم صلے اللہ علیہ وآلہ کی اہلبیت علیہم الصّلواۃ والسلام کو چھوڑا وہ گمراہ ہو گیا، اور جس نے اللہ کی کتاب اور فرمان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (حدیث) کو چھوڑا وہ کافر ہو گیا،

اسلام اور ایمان مین فرق (۳) الایمان اقرار وعمل والاسلام اقرار بلاعمل (اصول کافی ص ۳۴۲) ترجمہ ایمان زبان سے اقرار اور عمل کا نام ہے اور اسلام بلاعمل اقرار کا نام ہے،

۴۔ الاسلام ھو الظاھر الذی علیہ النّاس شھادۃ ان لا الٰہ الّا اللہ وان محمّدًا رسول اللہ واقام الصّلواۃ وایتاء الزّکوٰۃ و حج البیت وصیام شھر رمضان فھذا الاسلام وقال الایمان

معرفتہ ھٰذا الامر مع ھذا فان اقربھا ولم یعرف ھذا الامر کان مسلماً وکان ضالاً (اصول کافی شیعہ، کتاب العلم ص ۳۷۲ نول کشور)
ترجمہ جناب صادق آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام تو وہ ہے جو عام مسلمانون مین ظاہر ہے کہ گواہی دینا کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی لائق عبادت نہین اور بے شک حضرت محمدؐ اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز کا درست پڑھنا، زکوٰۃ کا دینا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا یہ اسلام ہے اور فرمایا کہ ایمان ان پنج بنائے اسلام کے ساتھ ہماری ولائت اور امامت کو بھی ماننا ہے اور جس نے اس امر کو نہ مانا، اور نہ پہچانا وہ مسلمان تو ہے مگر گمراہ مسلمان ہے (ص ۲۷۰ اصول کافی کو بھی دیکھو کہ ایمان کے ساتھ ولائت شرط ہے) پڑھو قولہ تعالےٰ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولوا الامر منکم

۵۔ مسلم شریف مین اس کی تائید موجود ہے انصار سے اور حضرت علیؑ سے محبت رکھنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۱۸۶)

۶۔ آثار صحابہ: ابن حبیش اسدی کوفی جو ایک سو ستائیس برس کے ہو کر فوت ہوئے اور انہون نے جاہلیت کا زمانہ دیکھا تھا، انہون نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، قسم ہے اس کی جس نے دانہ چیرا، اور جان بنائی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجھ سے عہد کیا تھا ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق (صحیح مسلم مترجم جلد اول ص ۱۸۷) کہ مجھ سے مومن محبت رکھے گا، اور منافق دشمنی رکھے گا،

نوٹ پس آئمہ اطہار علیہم السلام کے فرمان سے ثابت ہوا، کہ تمام اسلامی فرقے کلمہ گو ظاہر مسلمان ہین وہ ہرگز کافر نہین، ہان جو مسلمان اہل بیت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محب مطیع وتابع ہین وہ مسلمان بھی ہین اور مومن بھی ہین، افسوس ہے کہ جو سنی مسلمان ان مومنین محبان جناب امیر المومنین علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہین وہ اپنا اسلام ضائع کرتے ہین،

سبّ صحابہ کفر نہین

فتوی قطبیہ، محققین مین سے بھی ایک گروہ ایسا ہے جو سبّ صحابہ کے حلال جاننے والے کو کافر کہتا ہے

یہ لوگ اس وجہ سے بھی کافر ہین کہ اصحاب ثلاثہ کو کافر کہتے ہین،

فتوی صابریہ، کوئی شیعہ سبّ صحابہ کو حلال نہین جانتا، مذہب شیعہ مین سب وشتم وگالی گلوچ، فحش بکواس سب ناجائز وحرام ہین خواہ صحابہ ہون یا غیر صحابہ کسی کو گالی دینا جائز نہین، شرافت وتہذیب سے بھی باہر ہے اور شیعہ تمامی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام کے اقراری ہین کوئی متکلم ومفسر ومحدث وفقیہ وعالم شیعہ تکفیر صحابہ کا قائل نہین ہے، عوام وجہال اہلسنت نے صرف مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ کو عداوت وبغض وحسد کے باعث بے فائدہ بدنام کیا ہے اور مسلمانون کو راہ نجات سے دور کیا ہے جو مسلمان توحید ورسالت اور قیامت کا مقر ہے وہ دائرہ اسلام مین داخل ہے اُس کو کوئی گناہ اسلام سے خارج نہین کر سکتا سوائے انکار توحید اور ختم رسالت کے، ہم حضرات اصحاب ثلاثہ کو مسلمان اور اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مانتے ہین کافر ہرگز نہین جانتے، جو شخص حضرت اصحاب ثلاثہ کو سب وشتم گالی گلوچ دیتا ہے وہ گناہ کرتا ہے کافر نہین ہو جاتا،

۱- امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ زبان کو روکو، مخالفین اور آئمہ مخالفین کو لعن کرنے سے باز رہو اس لئے کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے، کہ مشرکین پر مسلین لعنت نہ کرین اس لیے تاکہ مشرکین اسلام وقرآن ومحمدؐ وآل محمدؐ پر لعن نہ کرین اور یہ امر سبب ایذائے مومنین کا ہوگا، (وسائل الشیعہ کتاب الامر بالمعروف)

۲، کتاب اصول کافی کلینی باب اسباب ص ۴۷۵ مطبع نول کشور پر ہے، جناب امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سباب المومن فسوق وقتاله کفر ترجمہ مومن کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے،

۳- شرح ابن میثم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما بعثت سباباً ولعاناً مین گالی دینے والا اور لعنت کرنے والا رسولؐ

نہین بھیجا گیا،

۴-نہج البلاغۃ مین ہے کہ جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام کو خبر ملی کہ جناب کے لشکری جنگ صفین مین اپنے مخالفین شامیون کو گالیان دیتے ہین، فرمایا انی اکرہ لکم ان تکونوا سبابین ولکنکم لو صفتم اعمالھم کان اصوب فی القول وابلغ فی العذر وقلتم مکان سبکم ایاھم اللھم احقن دماءنا ودماءھم واصلح ذات بیننا وبینھم واھدھم من ضلالتھم حتی یعرف الحق من جھلہ ترجمہ مین ناپسند کرتا ہون کہ تم دشنام دہی کی عادت پکڑو اور اہل شام کو گالیان دو لیکن اگر تم ان لوگون کے بُرے اعمال اور حالات ظلم اور بغاوت کا ذکر کرو، تو البتہ اپنے قول مین سچے اور معذور رہو، بہتر یہ ہے کہ بجائے گالی گلوچ کے تم یہ دُعا کرو کہ خدایا ہمارے اور اُن کے خون بہانے سے بچا، اور ہم مین اور ان مین صلح کرادے اور باغیان شام کو ہدایت فرما کہ اپنی گمراہی سے باز آئین تاکہ حق پہچانین،

۵-کتاب وسائل الشیعہ خاتمہ کتاب المیراث مین ہے کہ ایک شخص نے کسی مجوسی کو جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے روبرو گالی دی، جناب نے اس کو جھڑکا اور منع فرمایا،

نوٹ- پس مذہب شیعہ پاک ہے کیونکہ اُس کے امام، رہبر اور پیشوا پاک اور مقدس و معصوم ہین اور تمام دنیا جہان سے اعلیٰ شریف اور مہذب ہین، اور مذہب شیعہ مین دشنام فحش اور سب وشتم- گالی گلوچ حرام ہے اور تعلیم الٓائمہ کے مخالف ہے اس لئے کوئی شیعہ سبی نہین ہو سکتا، ہان مذہب اہل حدیث والسنت والجماعت کے پیشوایان و رہبران دین و بزرگان شرع مبین کے اعمال وعادات ایسے تھے کہ وہ ایک دوسرے کو گالی گلوچ دیتے تھے، اور بد تہذیبی اور بداخلاقی سے پیش آتے تھے، اور کتب معتبرہ اہل سنت سے ثابت ہے کہ سبّ صحابہ کفر نہین اور نہ کسی مجتہد نے فتویٰ کفر دیا ہے،

۶-الف-صحیح بخاری مترجم مطبع حمدی لاہور-کتاب الایمان-باب خوف المومن پارہ اول ص ۲۵ پر ہے،

انّ النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتاله کفر. ترجمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے (بخاری)

۷- ب عن انس وابی ھریرۃ انّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال المستبان ما قال فعلے البادی مالم یعتد المظلوم (رواہ مسلم- مشکوٰۃ جلد۳ باب حفظ اللسان ص ۳۶۴) ترجمہ حضرت انس اور ابوہریرہ سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیں تو گناہ اُسی پر ہے کہ جس نے اول گالی دی، اگر مظلوم نے گالی میں زیادتی نہ کی،

ف- معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے اگر گالی دینا کفر ہوتا تو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر کا حکم فرماتے لیکن گالی دینا گناہ فرمایا

۸- ج- اللہ تعالے فرماتا ہے لا یحبّ اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم (پ۶) اللہ کو پسند نہیں کہ کوئی کسی کو منہ پھوڑ کر بُرا کہے مگر جس پر کسی طرح کا ظلم ہوا ہو اور وہ منہ پھوڑ کر ظالم کو بُرا کہہ بیٹھے تو معذور ہے،

نوٹ- اس آیہ شریفہ سے گالی کا جواب دینا جائز ہوا، اگر گالی دینا کفر ہوتا تو اللہ تعالے صاف ممانعت فرماتا،

۹- د شرح فقہ اکبر مطبوعہ کانپور ص ۱۶۸ پر ہے سبّ الشیخین وقتلهما لیس بکفر حضرت ابوبکر وحضرت عمر کو گالی دینا اور ان کا قتل کرنا کوئی کفر نہیں ہے،

۱۰- ہ جو صحابہ کو گالی دینا جائز سمجھے وہ کافر نہیں (دُرّ مختار مترجم جلد اول ص ۲۱۶ بحوالہ حقیقۃ الفقہ سنّی ص ۸۰)

۱۱- و شرح فقہ اکبر مؤلفہ ملا علی قاری سنی حنفی مطبوعہ کانپور کے ص ۸۶ پر ہے انّ سبّ الشیخین لیس بکفر کما صحّحہ ابوالشکور السلمی فی تمھیدہ وذالك لعدم ثبوت معناہ وعدم تحقق معناہ فانّ سبّ المسلم فسق کما فی حدیث ثابت یستوی شیخان وغیرھما فی ھذا الحکم

(شرح فقہ اکبر ص ۸۶) خلاصہ مطلب یہ کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالی دینے سے
کوئی کافر نہین ہوجاتا، جیساکہ ابوالشکور سلمی نے اپنی کتاب تمہید مین صحیح کہا ہے
کہ اس کا کوئی ثبوت نہین کیونکہ ہر ایک مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس حکم
کے ماتحت حضرات شیخین وغیرہ سب برابر ہین (زیادہ دیکھو فتاوی عبدالحی لکھنوی
جلد دوم ص ۲۴۰ جلد اول ص ۲۳۵)
۱۲۔ ن۔ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فتاوی مجموعہ جلد دوم ص ۲۴۰ پر لکھتے
ہین، صرف تبرائی شیعہ کافر نہین۔
۱۳۔ ح۔ جو ایسے نہ ہون (یعنی منکر ضروریات دین نہ ہون) اگو سبّ صحابہ کرتے ہون
وہ فاسق ہین کافر نہین، ذبیحہ ان کے ہاتھ کا حلال ہے، حرام نہین، مناکحت بھی
ان کے ساتھ درست ہے (مجموعہ فتاوی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی جلد ۲ ص
۲۴۰ بحوالہ فتوی مولوی قطب الدین مفتی)
۱۴۔ ط۔ صواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی لاہور کے ص ۸۷ سطر ۲ اور سطر اخیر اور ص
۹۲ و ص ۹۳ کا خلاصہ مطلب و مفہوم یہ ہے کہ رافضی کو صرف گالی نکالنے کے
سبب کفر کا فتوے نہین دینا چاہیے،
۱۵۔ ی۔ امام المحدث علامہ ابن تیمیہ حنبلی صارم مسلول ص ۵۰۴ پر تحریر فرماتے
ہین کہ غیر انبیا کو گالی دینا مطلقاً مستلزم کفر نہین کیونکہ بعض صحابہ نے بعض صحابہ کو
عہد نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین گالی دی ہے اور کوئی ان کے کفر کا قائل نہین،
نوٹ، پس نتیجہ نکلا کہ کوئی مسلمان کسی صحابہ یا غیر صحابہ کو گالی دینے سے کافر نہین
ہوجاتا، ہان فاسق و فاجر گنہگار سزاوار ضرور ہے اللہ تعالے تمام مسلمانون کو سبّ
و شتم سے محفوظ رکھے آمین،

سبّی واجب القتل نہین ابوبرزہ اسلمی سے روائت ہے کہ ایک شخص نے ابوبکر کو
سخت کہا (گالی دی) مین نے کہا اس کو قتل کرون
اُنہون نے مجھے جھڑکا اور فرمایا یہ درجہ رسول اللہ کے بعد کسی کا نہین (سنن
نسائی مترجم جلد ثانی ص ۱۳۱ سطر اول)
ب، ابوبرزہ سے روایت ہے کہ ابوبکر ایک شخص پر غصہ ہوئے بہت سخت بیان

یک کو ان کا رنگ بدل گیا مین نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلعم قسم خدا کی اگر تم مجھکو حکم کرو تو مین اس کی گردن ماروں، میرا یہ کہنا تھا اور ان پر جیسے ٹھنڈا پانی ڈال دیا، ان کا غصہ اس شخص پر سے جاتا رہا اور کہنے لگے اے ابا برزہ ثکلتک اُمّک تیری ماں تجھ پر روئے، یہ درجہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسیکو نہیں (سنن نسائی جلد ثانی ص ۳۱۰)

تیسری روایت مین ہے کہ حضرت ابوبکر نے ایک شخص کو سخت کہا تو اس نے ویسا ہی جواب دیا (گالی کا جواب گالی) (سنن نسائی مترجم ص ۳۱۱)

۱۷- فتویٰ فاضل ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر مجریہ اخبار اہل حدیث ۵ جون ۱۹۲۵ء س نمبر ۱۶۰ - روافض جو کہ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین وغیرہ کو گالی دینا ان کا شیوہ ہے ان کو مسلمان جاننا ان سے میل جول رکھنا اہل حدیث کے نزدیک کیسا ہے اگر ان کو مسلمان جانین تو ان کی اقتدا کرنا نماز مین جائز ہے یا نہین، اور خلفائے راشدین کو گالی دینے والا کس سزا کا مرتکب ہے،

ج نمبر ۱۶۰ - خلفائے راشدین کو گالی دینا یا ان کی ہتک کرنا گویا پیغمبر اسلام کو گالی دینا ہے اور اسلام کی ہتک کرنا ہے جو باعث سخت ضلالت و گمراہی ہے، مگر چونکہ تاویل کی آڑ مین کرتے ہین لہذا اسلام سے خارج نہین، (شرح فقہ اکبر للقاری)

رافضی - خارجی - معتزلہ وغیرہ فرقون کے پیچھے نماز پڑھنی آئمہ فقہا کے نزدیک جائز ہے، ملاحظہ ہو رد المختار شامی مصری جلد ۳

جواب شیعہ، فاضل ایڈیٹر اخبار اہل حدیث نے سوال گندم جواب چینہ کے مطابق فتوے دیا ہے، سائل اہلحدیث کا فتوے دریافت کرتا ہے مفتی فقہا کا گھر دکھلاتا ہے سنئے جناب کتاب اللہ و سنت کے رو سے حضرات ثلاثہ کو گالی دینا ہتک اسلام ہے اور نہ ہی سبّ و توہین رسول انام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام ہے ان گالی دینا کمینہ پنی اور گناہ ضرور ہے مگر کفر و ضلالت اور گمراہی ہرگز نہین ورنہ صحابہ ایک دوسرے کو گالی و گلوچ نہ دیتے، کوئی شیعہ اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینا کار ثواب نہین جانتا، اور نہ

گالیون کی تاویل کرتا ہے بخش کلامی، سب وشتم۔ گالی گلوچ۔ بجو اس سب کے سب مذہب شیعہ مین حرام ہین چونکہ حضرات اصحاب ثلاثہ نے خاندان نبوت صلعم کے ساتھ بعد وفات سرور کائنات صلعم سخت بد۔ لوکی ہے اور ان کے حقوق کو پامال کیاہے، وصایائے نبوی کو چھوڑ کر بیعت خم غدیر کو توڑ کر اپنی اجماعی خلافت کو قائم کیاہے اور باغ فدک کو چھین لیا اور بیعت جبریہ کے واسطے آگ اور لکڑیان لیکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اولاد جناب سیدہ معصومہ صلوات اللہ علیہا کا گھر پھونکنے اور جلانے کو آمادہ ہوئے تھے اس لئے شیعیان ومحبان اہل بیت النبوۃ صلعم حضرات ثلاثہ کو خلفائے رسولؐ ہرگز نہین مانتے اور نہ ہی ان کو اپنا امام وپیشوا جانتے ہین، ان سے تبرّا یعنی بزاری کرتے ہین، سبّ وشتم، تبرّا اور لعنت مین بہت فرق ہے ردیکھو ثبوت خلافت حصہ۲) اگر سبّ وشتم اور تبرّا کرنے سے کوئی مسلمان کافر ہوسکتا ہے تو سب سے اول اس کا اثر دربار رسول مقبول پر پڑنا چاہیئے کیونکہ قرن اولے کے جلیل القدر صحابہ اور خلفائے اسلام سب کے سب اس کے مرتکب رہے، ایک دوسرے کو گالیان دیتے رہے اور لعنت کرتے رہے، امید ہے کہ مفتی صاحبان ضلع جھنگ ہماری تحقیقات سے فائدہ اٹھائین گے اور آئندہ مسلمانون پر خواہ مخواہ ناحق فتاوی کفر نہ لگائین گے،

ب۔ کیا مفتیان ہندوپنجاب کو یہ معلوم نہین کہ جن شیعیان ومحبان اہل بیت نبوت پر کفر کا فتوے لگاتے ہین وہ بفرمان جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشتی وناجی فرقہ ہے، پڑھو یا علیؑ انت وشیعتک فی الجنۃ اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ بہشتی ہین (صواعق محرقہ، الدین الخالص، دار قطنی، درّ منثور سیوطی)،

ج۔ حضرت ابن عباسؓ سے روائت ہے جب آئت کریمہ انّ الذین آمنوا وعملوا الصّالحات اولئک ھم خیر البریّۃ نازل ہوئی تو جناب سرور عالم صلعم نے فرمایا، یا علیؑ تو اور تیرے شیعہ قیامت کو راضی وخوشی ہون گے، اور تیرے دشمن خوار وذلیل ہون گے ردیکھو کتب سنیّہ صواعق محرقہ فارسی ص۱۰۴ ابن عساکر، درّ منثور سیوطی، ارجح المطالب) مفصل بحث شیعہ وسنی دیکھو الکلام الملیح

۱۸- **دربار رسول مقبول و سبّ صحابہ** مذہب سنّی مین ہے کہ پاک اور مقدّس دربار جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درباری صحابہ کے اخلاق وتہذیب وسیرت ایسی تھی کہ وہ ایک دوسرے کو لعنت، گالی گلوچ، سب وشتم وفحش کلامی کرتے رہے، بغض اور عداوت، قتل وغارت، فتنہ وفساد کا انہون نے بیج بویا اور اخلاق محمّدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اثر ان پر کچھ بھی نہ تھا، حتّیٰ کہ محدثین نے اخلاق محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی دھبّہ لگایا۔ سُنو،

اوّل- جناب رسول اللہ صلعم کا سبّ کرنا بی بی صفیہ کو گالی ایام حج مین حضرت صفیہ بنت حی کو حیض آگیا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حال سن کر فرمایا، ارے بانجھ سر منڈی تو ہم کو اٹکا رکھے گی (پنجابی گالی ہے سڈھ رن سر مناون) ملاحظہ ہو صحیح بخاری، کتاب المناسک، باب اذا حاضت المرۃ پ ص ۲۶-۳۹ مطبع احمدی لاہور)

ب- ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد اول ماثر ابوبکر ص مین ہے، کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تجھ مین شرک چیونٹی کی چال سے رینگتا ہے، حضرت ابوبکر نے عرض کیا کیا موحد بھی مشرک ہو سکتا ہے، حضور انور نے جواب دیا ثکلتك امّك تیری مان تجھ پر روئے الخ (یہ عرب کی مہذبانہ گالی ہے (ب) حضور انور نے دو آدمیون پر لعنت کی، اور انکو گالی دی (صحیح مسلم ص ۲۵۳

ج- آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک مین فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے چشمہ کے پاس جائے تو اس پانی کو ہاتھ نہ لگائے جب تک مین نہ آؤن، پہلے دو آدمی (صحابہ) پہنچ گئے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمے برابر پانی ہوگا، وہ بھی آہستہ آہستہ بہ رہا تھا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونون آدمیون سے پوچھا تم نے اس کے پانی مین ہاتھ لگایا انہون نے کہا ہان، آپ نے ان کو برا کہا، گالی دی (فسبہما النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) (ملاحظہ ہو المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۳۲۳ باب فی معجزات النبی ص)

نوٹ :- اللہ کا پیارا نبی صلعم صاحب خلق عظیم اپنے صحابہ کو گالی دے رہا ہے،

اگر صحابہ کا گالی دینا کفر ہے تو مولوی قطب الدین اور اس کے معاونین مدیرین انجمن خادم المسلمین کفر کی شین حضور انور کی طرف پھیرتے ہیں صحیح مسلم معتبر کتاب سنی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کو گالیاں دینا سنت و اسوۂ حسنہ رسول مقبول صلعم ہے اور کار ثواب ہے، اگر گالی دینا کفر ہوتا تو آنحضرت صلعم جو دنیا میں بشیر اور نذیر ہو کر آئے تھے، اس فعل کے مرتکب نہ ہوتے، قولوا للناس حسنا پہ عمل فرماتے، گویا مذہب سنی ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلعم احکام الٰہی کی پروا نہ کرتے تھے، افسوس مذہب سنی نے کیا افترا و بہتان باندھا ہے،

دوم اُمّہات المومنین کی تہذیب و گالی گلوچ

حضرت عمر کی بی بی نے جب آپ کو سامنے جواب دیا تو آپ نے بُرا مانا، ان کی بیوی کہنے لگی تم نے میرا جواب دینا کیوں بُرا سمجھا ہے، قسم خدا کی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بی بیاں آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی بی بی تو ایسا کرتی ہے کہ دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی ہے، حضرت عمر یہ سنکر اپنی صاحبزادی بی بی حفصہ کے پاس گئے، اور کہا کہ حفصہ تم لوگوں کا کیا حال ہے، تم میں کوئی تمام دن آنحضرت صلعم کو غصّہ میں رکھتی ہے، اس نے کہا ہاں الخ (صحیح بخاری مترجم پ ۹ ص ۸۶ کتاب المظالم)

ب۔ آنحضرت صلعم بی بی عائشہ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں دوسری ایک بی بی صفیہ یا اُم سلمہ یا زینب یا حفصہ نے اپنی لونڈی کے ہاتھ ایک پیالہ کھانے کا بھیجا، حضرت عائشہ نے غصہ میں آکر ایک ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا، آنحضرت صلعم نے پیالہ اُٹھا کر اس کو جوڑا اور کھانا اس کے اندر رکھا، الخ (صحیح بخاری مترجم، کتاب المظالم پ ۹ ص ۹۲ مطبع احمدی لاہور)

ج۔ بی بی عائشہؓ اور بی بی زینب کا گالی گلوچ، ام المومنین زینب آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں، آپ کی بی بیاں ابن ابی قحافہ کی بیٹی کے مقدمے میں انصاف چاہتی ہیں، آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں اور آواز بلند کی، حضرت عائشہ اس وقت بیٹھی ہوئی تھیں، فتناولت عائشۃ و ھی قاعدۃ منستبھا ان کو بُرا بھلا کہنے لگیں، یہاں تک کہ آنحضرت صلعم حضرت عائشہ کی طرف دیکھنے

لگے آپ کا یہ مطلب تھا کہ وہ کیوں نہیں بولتیں آپ کی مرضی پا کر وہ بھی بولنے لگی اور زینب کو جواب دینے لگیں، اور ان کو خاموش کر دیا، آپ نے پھر حضرت عائشہ کی طرف دیکھا اور فرمایا آخر یہ کس کی بیٹی ہے ابو بکر کی بیٹی ہے، (صحیح بخاری مترجم پ۱۰ ص ۳۵ کتاب الہبہ باب من اہدیٰ الی صاحبہ مطبع احمدی لاہور المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۳۱ ح ۲ باب فضائل عائشہ جلد سادس)

نوٹ، اس صحیح حدیث بخاری سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ازواج النبی صلعم میں مساوات و عدل سے کام نہیں لیتے تھے کہ بی بیاں شاکی رہتی تھیں، دوسرا ازواج النبی صلعم کے اخلاق و تہذیب اعلےٰ درجہ کے نہ تھے، وہ جناب رسالتمآب صلعم کا لحاظ وادب ہرگز نہ کرتی تھیں، آپ پر اونچی اونچی آوازیں کستی تھیں، تیسرے آپس میں لڑائی اور گالی گلوچ کرتی تھیں، چوتھے جناب رسالتمآب صلعم موجود رہتے اور وہ گالیاں دیتیں اور آپ منع نہ فرماتے، بلکہ خود لڑاتے رہتے، اگر گالی دینا کفر تھا تو اُمہات المومنین جناب سرور عالم صلعم کے روبرو کیوں ایک دوسرے کو گالیاں دیتی تھیں، اُن پر بھی فتویٰ کفر صادر ہو،

ح۔ انس نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نو بی بیاں تھیں اور آپ جب ان میں باری کرتے تھے، تو پہلی بی بی کے پاس نویں دن تشریف لاتے تھے، اور سب بیبیوں کا قاعدہ تھا کہ جس گھر میں آپ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں، ایک دن جناب عائشہ کے گھر تھے، اور بی بی زینب آئیں اور آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا، اور انہوں نے عرض کی کہ زینب ہے، سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا، اور بی بی عائشہ اور زینب کے بیچ میں تکرار ہونے لگی، یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور نماز کی تکبیر ہو گئی اور ابو بکر ان کے قریب سے گذرے اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپ نماز کو نکلئے اور ان کے منہ میں خاک ڈالئے اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نکلے الخ (صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور باب القسم بین الزوجات ص ۵۰۲ جلد ۴)

ط۔ بی بی عائشہ کی گستاخی، ام المومنین بی بی عائشہ سے روایت ہے

مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ڈھونڈھا تو اپنا ہاتھ ان کے بالون مین ڈالا آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا مین نے کہا، آپ کے لئے شیطان نہین ہے فرمایا کیون نہین میرے لئے بھی شیطان ہے، مگر اللہ تعالے نے میری اس پر مدد کی، سو وہ میرا تابعدار بن گیا (ملاحظہ ہو کتاب مذہب سنی سنن نسائی مترجم مطبع صدیقی لاہور جلد ثانی ص ۱۰۲ حدیث اخیر)

نوٹ - جناب بی بی عائشہ کی اطاعت و ادب اور فرمانبرداری ملاحظہ ہو، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہتھاپائی کی سر کے یا داڑھی کے بال پکڑ کر کھینچا پھر شیطان کا کلمہ کہا، مفتی صاحبان بی بی صاحبہ پر بھی کوئی فتویٰ لگائین کہ نبی آخرالزمان کی کہان تک بے ادبی جائز ہے،

ز - بی بی عائشہ کا لعنت کرنا حضرت محمد ابن بکر کی خبر شہادت سن کر حضرت بی بی عائشہ کمال مغموم ہوئین، اور نالہ اور آہ وزاری بشدت کیا اور بجائے قنوت کے معاویہ اور عمرو بن عاص پر لعنت کرتی تھین، (ملاحظہ ہو تاریخ طبری جلد ۶ ص ۶۰ اور تاریخ کامل ابن الاثیر جزری جلد ۲ ص ۱۵۵)

ح - بی بی عائشہ کا ظلم بی بی عائشہ کے حکم سے ابن انصاری کی داڑھی وپلک وبھوین اور مونچھین خوب نچوائے گئے، (تاریخ ابوالولید روضۃ المناظر ص ۱۰۸) واہ خوب احترام صحبت رسول اللہ صلعم کا کیا پس شیعہ بحدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کسی اصحاب کو برا کہین تو عین سنت ام المومنین وصحابہ کرام ہے اور لعن کرنا صحابہ پر سنت معاویہ و بی بی عائشہ ہے، سنی صاحبان غور کرین،

ط - بی بی عائشہ اور ام حبیبہ کی عداوت حضرت عائشہ نے اپنے بھائی عبدالرحمن کو عمرو بن عاص صحابی گورنر مصر کے پاس بھیجا اور اپنے بھائی محمد ابن ابی بکر کے قتل کی شکایت کی، اس نے معذرت پیش کی کہ یہ کام معاویہ نے کیا ہے، حضرت محمد ابن ابوبکر کے قتل کی خبر جب مدینہ مین پہنچی اور آپ کا خونی قمیص دکھایا گیا تو عورت

اور برد قوت بیت کے داسطے جمع ہو گئے، پس ام حبیبہ ہمشیرہ حقیقی معاویہ نے ایک بینڈھا کا گوشت بھون کر بی بی عائشہ کے پاس بھجوا دیا اور یہ کہلا بھیجا دیکھو اس طرح پر تمہارے بھائی محمدؒ کا گوشت بھونا گیا ہے، اس کے بعد بی بی عائشہ نے بھونا ہوا گوشت کھانا ترک کر دیا، (ملاحظہ ہو کتاب سنی حیوٰۃ الحیوان دمیری جلد اول ص ۳۰۰)

سوم حضرت ابو بکر کا گالی دینا ا۔ تاریخ الخلفا سیوطی عربی ص ۴ مطبع سرکاری لاہوری ص ۴۴ پر ہے، کان ابو بکر سبابا او نسابا، حضرت ابو بکر بہت گالیاں دینے والے یا علم نسب جاننے والے تھے، حضرت عقیل صحابی اور چچازاد برادر جناب سید البشر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حضرت ابو بکر نے گالیاں دیں عجب اخلاق صدیقی تھے،

۲- مشرک کو گالی، عروہ نے کہا اے محمدؐ قسم خدا کی تمہارے ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں، یہ پنچ میل لوگ ہی کرین گے تم کو چھوڑ کر چل دین گے، یہ سن کر ابو بکر کو غصہ آیا، انہوں نے کہا ابے جا لات کا نظر چاٹ (امصص بظر اللات) ف۔ لات مشرکوں کا بت تھا ابو بکر نے فرمایا اپنے معبود کی شرمگاہ چوس کہین یہ خیال بھی نہ کر یو کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چھوڑ کر چل دین گے، حالانکہ لات کا (نظر) نہ تھا (نظر) عورت کا ہوتا ہے، ابو بکر کی مراد یہ تہی اپنی ماں کا ...... چوس تا رہ مگر غصہ سے اس کی ماں کے بدل اس کے معبود کا نام لیا تاکہ اور زیادہ اس کی حقارت ہو (ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم، کتاب الشروط مع الناس گیارہوان پارہ ص ۶ سو حاشیہ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ اہل سنت کا صدیق اکبر اور یار غار افضل الصحابہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روبرو مشرکین کو فحش گالی دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فرمان کی صریح مخالفت کرتا ہے ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم (پ الانعام ع ۸) اے مسلمانو! جو لوگ خدا کے سوا دوسرے معبودوں کو حاجت روائی کے لئے بلاتے یعنی ان کی پرستش کیا کرتے ہین ان کو برا نہ کہو کہ یہ لوگ بھی براہ نادانی ناحق نارواخدا کو برا کہہ

بیٹھیں گے (ترجمہ نذیری)

۳۔ حضرت ابوبکر نے اپنے فرزند عبدالرحمٰن کو گالیان دین، یا جی وغیرہ کہا اور اپنے مہمانون کو کہا کہ اللہ تعالےٰ تمہارے واسطے یہ کھانا مبارک نہ کرے (صحیح بخاری مترجم پ ۳ ص ۳۰ مطبع احمدی لاہور)

۴۔ حضرت ابوبکر کی ایک دفعہ ایک یہودی سے تکرار اور گالی گلوچ ہوئی آپ نے اس کو ایک تھپڑ رسید کیا یہودی روتا پیٹتا آنحضرت کے پاس گیا۔ الخ (صحیح بخاری مترجم پ ۹ ص ۶۳ کتاب فی الخصومات)

۵۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں میں کسی بات پر تکرار ہوگئی عمر کو غصہ آیا اور غصے میں لوٹ کر چلے۔ (صحیح بخاری مترجم اٹھارہوان پارہ ص ۱۳۳، کتاب التفسیر باب قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا)

۶۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کی داڑھی پکڑ لی (جب حضرت ابوبکر خلیفۂ اسلام ہوئے تو انہوں نے لشکر اسامہ کو روانہ کرنا چاہا، حضرت عمر ابن الخطاب نے کہا کہ انصار اسامہ سے زیادہ بزرگ کی امارت چاہتے ہیں، اس پر حضرت ابوبکر کو غصہ آیا اور حضرت عمر کی داڑھی پکڑ لی اور کہا ثکلتك امك یابن الخطاب اے خطاب کے بیٹے تیری مان تجھ پر روئے (تاریخ ابو الفدا جلد اول ص ۱۶۵ تاریخ کامل، تاریخ طبری)

۷۔ حضرت ابوبکر نے کہا (جھوت الکلاب بارجل ازواج النبی ما رددت جیشًا) اگر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کی ٹانگین کتے گھسیٹ کے لے جائین تو بھی مین لشکر کو واپس نہین کرتا، (حیوۃ الحیوان دمیری جلد اول ص ۱۶، تاریخ الخلفاء ص ۱۰)

۸۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب ایک توریت کا نسخہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللّٰہ یہ توریت کا نسخہ ہے آنحضرت چپ رہے پھر حضرت عمر نے اس کو پڑھنا شروع کیا جس پر جناب رسول اللہ کا چہرہ بدلتا گیا، حضرت ابوبکر نے کہا ثکلتك الثواکل گم کرنے والیان تجھکو گم کرین تو چہرہ جناب رسول اللہ صلعم کو نہین دیکھتا ؟

الیٰ آخرہ (مشکوٰۃ شریف جلد اول باب الاعتصام بالکتاب والسنہ ص امرتسری)

حضرت ابوبکر کا گالی لعنت دینا ۹۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر پر گذرے اس حال میں کہ وہ اپنے غلام کو لعنت کرتے تھے، آنحضرت صلعم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا آیا تو نے کبھی دیکھا ہے کہ صدیق ہو، اور لعنت کرنے والا بھی ہو الخ (مشکوٰۃ شریف جلد ۳ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم ص ۳۰۷ امرتسری)

۱۰۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر کو گالی دی اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے، آپ تعجب فرماتے تھے اور مسکراتے تھے، جب اس شخص نے گالی زیادہ دینی شروع کیں تو حضرت ابوبکر نے بھی اس کی بعض گالیوں کا جواب دینا شروع کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ ہوئے اور اٹھ کھڑے ہوئے، الخ (مشکوٰۃ شریف باب الرفق جلد ۳ ص ۱۴۳)

۱۱۔ جب حضرت ابوبکر نے ان مسلمانوں کو قتل کرنا چاہا جنہوں نے ان کی خلافت میں زکوٰۃ دینا بند کر دیا تو خلیفہ دوم حضرت عمر نے ان کو بہت کچھ سمجھایا مگر حضرت ابوبکر نے غصہ ہو کر فرمایا جبارٌ فی الجاہلیۃ خوارٌ فی الاسلام یعنی زمانہ جاہلیت کفر میں تو سخت جابر تھا اب اسلام لا کر ذلیل و خوار ہو گیا (ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد دوم ص ۲۸ تاریخ الخلفا علامہ جلال الدین سیوطی)

نوٹ ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صحابہ کو گالیاں دیتے تھے لعنت کرتے تھے، کیا گالیاں دینا ان کے واسطے کار ثواب تھا، یا ان کو اللہ اور اس کے رسول صلعم کا حکم تھا اگر سبّ صحابہ کفر ہے،

تو دیکھیے حضرات اہلسنت والجماعت اپنے خلیفہ اول حضرت ابوبکر پہ کیا فتویٰ لگاتے ہیں، یاد رکھو کہ شریعت اسلام میں جو فعل برا ہے گناہ ہے یا کفر ہے اسکا حکم سب کے واسطے یکساں اور برابر ہے، اس حکم کی اطاعت سے نبی و رسول

امام، اصحاب یا اُسی مستثنیٰ نہین، یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ صحابہ کے واسطے گالیان دینا ایک دوسرے کی توہین کرنا یا لڑنا جھگڑنا جائز ہو اور باقی امت کے واسطے ناجائز، یہ بھی خیال رہے کہ جو اللہ تعالےٰ جل شانہ کے مقبول بندے ہوتے ہین، ان کے اخلاق بھی اعلےٰ ہوتے ہین وہ لوگون کو گالیان نہین دیتے، خوش خلقی اور شرافت و تہذیب سے پیش آتے ہین مگر مذہب سنی کا صحاح ستہ وغیرہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ اکثر صحابہ ایک دوسرے کو گالی گلوج کرتے تھے، پس انصاف کرو کہ بتی کون فرقہ ہے شیعہ یا سنی، خبردار ہوشیار آئندہ یہ تہمت مت لگانا کہ شیعہ صحاب النبی ص کو گالیان دیتے ہین، لعنۃ اللہ علی الکاذبین،

۱۲-حضرت ابوبکر مرتے وقت حضرت عمر کو شان صحابہ مین یہ وصیت فرماتے ہین،
واحذرك هؤلاء النفر من اصحاب محمدٌ الذين قد انتفخت اجوافهم وطمحت ابصارهم واحبّ كل امرءٍ منهم لنفسه (ازالۃ الخفاء مقصد ۲ ص ۳۳)

اے عمر ہم تمکو خوف دلاتے ہین ان لوگون سے جو اصحاب محمد ص ہین کہ ہمیشہ ان کے پیٹ پھولے ہوئے ہین آنکھین ان کی اندھی ہین، ہر شخص اپنے لئے چاہتا ہے، نوٹ، اب حضرات اہل سنت انصاف فرمائین کہ بیچارے شیعہ اس سے بڑھکر اصحاب النبی صلعم کے بارہ مین کیا کہتے ہین جو آپ ان سے اس قدر ناراض ہین آپ کی کتابین کیا بولتی ہین،

۱۳-ابو برزہ سے روایت ہے مین ابوبکر کے پاس آیا انہون نے کسیکو سخت کہا، (گالی دی) تو اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا مین نے کہا مین اس کی گردن ماروں، انہون نے مجھے جھڑکا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کسیکو درست نہین (مترجم سنن نسائی جلد ثانی ص ۳۱۱ الحکم فیمن سبّ النبی) نوٹ، اس سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گالی دینے والا خالص کافر ہے اور وہ واجب القتل ہے مگر حضرت ابوبکر کے گالی دینے سے نہ تو کوئی مسلمان کافر ہو سکتا ہے اور نہ ہی واجب القتل ہے ان فاسق ضرور ہے، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلیفہ صاحب کو گالی دینے کی عادت تھی اور صحابہ بھی

آپ کے جواب میں گالیاں دیتے تھے خلافت مآب کا ادب و لحاظ نہ کرتے تھے،

حضرت عمر کا گالی دینا حضرت عمر اپنے اخلاق پسندیدہ کے سبب اکھڑ و اغلظ بہت تند خو اکل اُجڈ مشہور تھے (مشکوٰۃ، باب مناقب عمر) ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم پارہ تیرھواں ص ۸۳۰ کتاب بدء الخلق و پارہ چودھواں، کتاب المناقب، و ب ص ۹۰ ۲۳)

۲۔ حضرت عمر نے جناب اُم المومنین بی بی سودہ کو ڈانٹا جب کہ وہ قضائے حاجت کو رات کے وقت گھر سے باہر نکلیں (صحیح بخاری مترجم پہلا پارہ ص ۶۷ کتاب الوضوء احمدی پریس لاہور)

۳۔ حضرت عمر نے خندق کی لڑائی میں کافروں کو گالیاں دیں (یسبّ کفارھم صحیح بخاری مترجم تیسرا پارہ ص ۲۰۷ کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

۴۔ حضرت عمر نے حضرت سعد بن عبادہ انصاری کی نسبت سقیفۂ بنی ساعدہ میں فرمایا، قتلہ اللہ، اللہ اس پر لعنت کرے قتل کے معنی لغت میں لعنت کے بھی ہیں دیکھو قاموس و منتہی الارب احدیث سقیفہ دیکھو صحیح بخاری مترجم، کتاب المناقب باب تفضل ابوبکر بعد النبی پ ۱۴ ص ۷۷-۸۷)

۵۔ حضرت حفصہ دختر جناب عمر ابن الخطاب کی ایسی تیز طبیعت تھی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سید المرسلین رحمۃ للعالمین کو طلاق دینی پڑی (ملاحظہ ہو معارج النبوۃ رکن چہارم ص ۸۶ و روضۃ الاحباب ص ۵۸۳)

۶۔ حضرت عمر کی داڑھی پکڑ لی، سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت عمر نے کہا سعد کو قتل کرو بعد حضرت عمر سعد کے سرہانے کھڑے ہوئے اور کہا کہ اس قدر مارون کہ تیری دونوں آنکھیں نکل پڑیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کی داڑھی مبارک پکڑ لی اور کہا کہ قسم بخدا اگر تجھے تلخ ہی دا احسان مندی کسی قسم کی نہ ہوتی تو میں نہ رجوع کرتا اور تم سے خوب لڑتا حضرت ابوبکر نے کہا اے عمر آسانی و آہستگی اور رحم چاہیئے، یہ جگہ و موقع شدت و غیظ کا نہیں ہے (تاریخ خمیس دیار بکری ص ۴۷۴)

۷۔ حضرت عمر نے وقت مرض موت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوات و قلم اور

کاغذ منگوانے اور وصیت لکھوانے کے موقعہ پر جناب رسالت مآبؐ کی شان میں
فرمایا کہ یہ شخص بڑبڑاتا ہے اور بکواس کرتا ہے، (حدیث قرطاس بخاری و مسلم)

حضرت عثمان کا گالی دینا حضرت عثمان ابن عفان خلیفہ سوم نے جناب عائشہ اور بی بی حفصہ دونوں کو کٹنیاں کہا بلکہ فرمایا
کہ میرے نزدیک ان کو گالیاں دینا حلال ہے، حضرت عثمان نے حضرت سعد ابن
ابی وقاص صحابی کو گالیاں دیں (ملاحظہ ہو شرح ابن ابی الحدید معتزلی جلد ۹
ص ۷۷۴)

۲۔ حضرت عثمان نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہٗ کو جلاوطن کیا اور
حضرت عمار ابن یاسرؓ اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود دونوں کو پٹوایا (تاریخ اسلام
ص ۱۳۱ تاریخ اعثم کوفی، کتاب الامامۃ والسیاسۃ ص ۳۰ تطہیر الجنان حاشیہ صواعق
محرقہ عربی ص ۱۵۶ تاریخ خمیس ص ۲۷۰)

۳۔ **حضرت عثمان کی داڑھی پکڑ لی** حضرت محمد ابن ابی بکر صحابی نے حضرت عثمان سے کہا تم پر قہر الٰہی ہو، خدا
تم سے ناراض رہے، میرا کچھ قصور نہ تھا، اور ہم حق دار انتقام کے ہیں، بعدہٗ حضرت
عثمان کی داڑھی پکڑ لی اور کہا خدا تم کو ذلیل و خوار کرے اے نعثل، اور لوگ حضرت
عثمان کو نعثل یہودی کہتے تھے (تاریخ کامل ابن الاثیر جلد ۳ ص ۶۸ داڑھی پکڑنا
دیکھو تاریخ الخلفاء سیوطی و روضۃ الاحباب وغیرہ)

۴۔ حضرت عثمان نے نماز پڑھ کر منبر پر جا کر کہا اے گروہ آہ آہ قسم خدا کی اہل مدینہ
جانتے ہیں کہ تم سب ملعون ہو پس ایک مرد صحابی نے حملہ اور بلوہ کر دیا مسجد
مدینہ میں اور خوب مارا، کہ منبر پر سے غش کھا کر گرے اور لوگ اُٹھا کر دولتخانہ
میں لے گئے، (تاریخ کامل ابن الاثیر جلد ۳ ص ۶۷)

نوٹ:۔ یہ تھے قرن اولیٰ کے اصحاب النبی صلعم اور یہ تھا نظارہ رحماء بینہم
اور لیغیظ بہم الکفار، دیکھیے دار التکفیر جھنگ سے اب کیا فتویٰ نکلتا ہے،

۵۔ جب حضرت عمار بن یاسرؓ مہاجرین اور انصار کا خط لیکر حضرت عثمان کے
پاس گئے تو حضرت عثمان نے جواب دیا تو کاذب ہے اے زن فربہ کے بیٹے

اور غلام کو حکم دیا مار و اور کثرت ضربات سے حضرت عمارؓ کو غش آگیا، اور اس قدر لاتین شکم پر پڑین کہ عارضہ فتق کا ہوگیا اور اسی صدمہ مین مبتلا رہے، (تاریخ خمیس جلد ۳ ص ۲۷۱)

۶۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی صلعم سے نکال دیا اور اور ان کو ایک زمین پر پھنکوادیا، اور حکم کیا کہ ابن مسعود کے قرآن کو جلا دو اور ابن مسعود کا مال قرق کر کے خزانہ سرکاری مین ڈال دیا، (تاریخ خمیس دیار بکری ص ۲۷۰)

۷۔حضرت عثمان نے قرآن ابن مسعود و قرآن ابی بن کعب کا جلوا دیا اور حکم دیا کہ قرآن زید بن ثابت کو تلاوت کرین، اور جب یہ خبر ابن مسعود کو پہنچی ابن مسعود نے کہا جو کچھ میرے صحیفہ کی نقلین تم اہل کوفہ پاس ہین، ان کو چھپاؤ اور کہا کہ مین نے ستر سورہ رسول اللہ صلعم سے پڑھا ہے اور زید بن ثابت اس وقت نابالغ تھے، (تاریخ خمیس عربی ص ۲۷۳)

۸۔حضرت عثمان کو ہمیشہ بی بی عائشہ نعثل یہودی، کافر، ساحر کہتی رہین اور لعنت ڈالتی رہین، اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثلاً (دیکھو تاریخ اعثم کوفی ص ۱۵۳ مجمع البحار گجراتی نول کشور ص ۲۷۳، نہایہ ابن اثیر جزری باب النون النعثل ص ۱۶۶ سطر ۴ تا ۷ ص، روضۃ الاحباب جلد ۳ ص ۱۶۱۵)

۹۔ تمام اہل مدینہ بباعث حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ حضرت ابوذر صدیق غفاری رضی اللہ عنہ حضرت عمار ابن یاسرؓ کے حضرت عثمان خلیفہ سوم پر غصہ و غضب مین بھرے ہوئے تھے، اور مہاجرین اور انصار مین سے کسی نے حضرت عثمان کی مدد نہ کی، آخر وہ قتل ہوئے اور حش کوکب قبرستان دیا ر خانہ یہود مین دبا دیئے گئے، مہاجرین و انصار نے جنازہ تک نہ پڑھا (صواعق محرقہ فارسی ص ۳۰۲ تاریخ الخلفاص ۹ ۳۹ کتاب الامامۃ ص ۱۴۳ تاریخ اسلام)

نوٹ اہل سنت کے مؤرخین نے رحماء بینھم کا عجب منظر پیش کیا ہے، اور حضرت عثمان کو ظالم بادشاہ بنا دیا ہے،

خالد بن ولید کی گالی خالد بن ولید صحابی نے عبدالرحمن بن عوف

صحابی کو گالی نکالی (صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۴۹۷)

ب خالد بن ولید صحابی نے حضرت مالک بن نویرہ صحابی اور ان کی مسلمان جماعت کو حضرت ابوبکر کے حکم سے قتل کیا اور اس کی بیوی سے بلا لحاظ عدت زنا کیا، حضرت عمر نے کہا کہ خالد کو سنگسار کیا جائے لیکن اس کو خلافت کی طرف سے بازپرس نہ ہوئی (شرح تجرید قوشجی و منات الاعیان جلد دوم ص ۱۷۳، تاریخ خمیس جلد دوم ص ۲۳۳ سیکسرز آف محمدؐ واشنگٹن ارونگ حصہ دوم ص ۶۰)

عمرو بن عاص اور ابو موسیٰ اشعری مین گالی گلوچ تاریخ طبری جلد ۶ ص ۴۰ مین مطبوعہ مصر مین ہے کہ ابو موسیٰ اشعری نے محاکمہ صفین کے وقت عمرو بن عاص کو کہا تیری مثال کتے کی ہے جو زبان نکالے رہتا ہے، اس کے جواب مین عمرو بن عاص نے کہا تیری مثال گدھے کی ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے، (دیکھو فلک النجاۃ جلد اول ص ۱۳۲)

حضرت سعدؓ اور حضرت عمر سقیفہ بنی سعدہ مین حضرت عمر نے کہا کہ سعد کو اللہ تعالےٰ ہی نے مارا ہے، سعدؓ یہ سنتے ہی اٹھکر اُن سے دست بگریبان ہوگئے (ترجمہ تاریخ ابن خلدون کتاب ثانی جلد ۲ ص ۱۰۴)

اخلاق طلحہ و زبیر صحابہ جنگ جمل مین حضرات طلحہ و زبیر نے اپنی جماعت کو اندھیری رات مین مسلح کر کے مسجد کوفہ مین داخل کیا اُس وقت ابن حنیف عامل و حاکم کوفہ امامت نماز کا تہیہ کر رہے تھے، کہ یکایک باغی آگھسے اور ابن حنیف کو نکالکر زبیر کو امام بنایا، اور زبیر نے جون ہی صف کے آگے جانے کا ارادہ کیا محافظان ابن حنیف نے زبیر کو نکال ابن حنیف کو امام بنایا اس رد و بدل مین رات گذری اور صبح ہوئی کہ اہل مسجد نے نعرہ مارا کہ اے اصحاب محمدؐ تم لوگ باز نہین آتے ہو، اپنی حرکات سے اور مسجد مین یہ کیا دھکم دھکی دھول دھپت کرتے ہو، اور نمازیون کی نماز خراب کرتے ہو اور جب سورج نکلا زبیر نے پیش نمازی کی اور بعدہٗ کہا کہ ابن حنیف کو پکڑو لوگون نے گرفتار کر لیا، اور گھونسم گھاسا و تھپڑ و لات مکا مارنا شروع کیا اور مونچھ اور داڑھی دبوچین اور پلکین و سر کے بال نوچنا و اکھاڑنا شروع

کیا، بعدہٗ حضرت عائشہ کے پاس آئے آپ نے فرمایا لے جاؤ اس کی گردن مارو
(شرح ابن الحدید معتزلی سنّی جلد اول ص ۵۰۷)

نوٹ :- یاد رہے کہ ان حضرات طلحہ وزبیر نے جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام سے بیعت خلافت النبوۃ کی تہی، اور بعد بیعت کو توڑ دیا اور بی بی عائشہ کو ہمراہ لیکر حضرت عثمان کے خون کے انتقام کا بہانہ کرکے بصرہ مین جنگ جمل کی مشہور لڑائی لڑے، ہزارون کو قتل کرایا، اور خود بھی قتل ہو گئے، ان کو حضرات اہل سنت نے عشرہ مبشرہ مین قطعی بہشتی اصحاب شمار کیا ہے، سچی بات یہ ہے کہ جو مسلمان اہل بیت رسالت صلعم کا دشمن ہووے وہی اہل حدیث اور اہلسنت والجماعت کا بزرگ اور پیشوا مانا گیا ہے جیسا کہ معاویہ، ومروان

دوم - طلحہ نے تین روز تک نعش حضرت عثمان کو دفن نہ ہونے دیا، جب نعش لے چلے طلحہ نے اور لوگون نے نعش شریف پر پتھر برسوائے اور زور کیا کہ دفن نہ ہو تب حضرت علیؑ نے لوگون کو بھیجا کہ لوگو مزاحمت سے باز رہو، تب سب باز رہے اور بوقت شب دفن کیا اور جنازہ پر بجز مروان و تین غلام اور ایک دختر عثمان کے کوئی حاضر نہ ہوا اور وہ دختر باپ کی نعش پر بطور مصیبت زدگان کے بآواز بلند ہائے ہائے کہکر روتی تہی، کہ یکایک طلحہ نے لوگون سے نعش کو سنگسار کرایا، اور کہتے تھے کہ یہ احمق یہودی تھا اور بروائت واقدی لوگون نے چاہا کہ جنت البقیع مین دفن کرین طلحہ نے بارہ مرد بھیج کر روکا اور کہا کہ مقام سلع مقابر یہود مین لے جاؤ چنانچہ وہین معاویہ نے دفن کرایا، (شرح ابن ابی الحدید جلد اول ص ۱۶۵)

نوٹ امید ہے کہ اہل سنت ان حالات صحیحہ کو پڑھکر حضرت طلحہ صحابی عشرہ مبشرہ پر کوئی فتوے لگائین گے،

حضرت حسان بن ثابتؓ

حضرت حسان بن ثابتؓ شاعر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسطح صحابی بدری خواہر زادہ حضرت ابوبکر اور عبداللہ بن ابی سلول منافق نے بی بی عائشہ پر زنا کی تہمت لگائی، (صحیح بخاری مترجم قصہ افک پارہ سولہوان ص ۳۲

(ص ۷۶) بقول ملکانوی یہ کافر ہو گئے

حضرت ابان صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو

ابان صحابی کی گالی حضرت ابو ہریرہ صحابی کو گالی دی، واہ کیا خوب ایک بلاجبان کے جنگل سے اُترا ہے، ابان نے کہا واہ واہ تو بھی اس درجہ کو پہنچ گیا ارے بلے ابھی تو ضان پہاڑے یا جنگل بیری سے اُتر آیا ہے ابھی سے یہ باتین (صحیح بخاری مترجم پ ۱۷ ص ۲۰ سطر ۷ کتاب المغازی مطبع احمدی لاہور)

نوٹ: حضرت ابو ہریرہ جیسے محدث صحابی کی یہ عزت و توقیر اللہ رے یہ شان صحابیت

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت معاذ بن جبلؓ کی گالی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ فرض نماز پڑھا کرتے تھے، پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے، ایکبار ایسا ہوا انہون نے عشا کی نماز پڑھائی تو سورہ بقر شروع کی مقتدیون مین سے ایک شخص نماز توڑ کر چل دیا، معاذ اس کو گالیان دینے لگے (معاذ ینال منہ بُرا کہنے لگے) (ملاحظہ ہو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پارہ تیسرا ص ۶۶ کتاب الاذان باب اذا طول الامام وکان للرجل وص ۶۸ ایضاً)

حضرت انس صحابی سے روایت ہے کہ لوگون نے آنحضرت

صحابہ مین جوت پیزار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رائے دی اگر آپ عبداللہ ابن ابی پاس تشریف لے چلین تو بہتر ہے یہ سن کر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس تشریف لے گئے مسلمان آپ کے ساتھ چلے، وہان کی زمین کھاری تہی جب حضرت صلعم اس مردود کے پاس پہنچے تو کیا کہنے لگا چلو پرے ہٹو تمہارے گدھے کی بُو نے میرا دماغ پریشان کر دیا، یہ سن کر ایک انصاری عبداللہ ابن رواحہ بولے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گدہا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے، اس پر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصہ ہوا، فسبتہما فغضب لکل واحد منہما اصحابہ فکان بینہما ضرب بالجرید والایدی والنعال فبلغنا انہا انزلت وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما (صحیح بخاری ترجمہ مطبع احمدی لاہور کتاب الصلح باب ما جاء فی الاصلاح بین الناس پ ۱۰ ص ۸۵)

ترجمہ۔ دونون مین گالی گلوچ ہوئی اور دونون طرف کے لوگون مین غصہ ہوا، چھڑی، ہاتھ، جوتا چلنے لگا، انس صحابی نے کہا ہم کو یہ بات پہنچی جب سورۂ حجرات کی یہ آیت اُتری، وان طائفتان یعنی اگر مسلمانون کے دوگروہ لڑ پڑین تو ان مین میل کرادو

نوٹ نتیجہ نکلا کہ صحابی مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو گالیان نکالتے تھے، دنگہ وفساد کرتے تھے مگر اللہ تعالےٰ نے ان کو کافر نہین کہا بلکہ مومن کہا تو اس صحیح حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ سبّ صحابہ کفر نہین ہان گناہ ضرور ہے اس سے بچنا چاہیئے ب یہی واقعہ جوت پیزار صحابہ دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۴۲۵)

ج۔ حضرت سلیمان بن صرد سے روایت ہے انہون نے کہا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی (دیستّبان) گالی گلوچ کر رہے تھے ایک کا منہ سُرخ ہوگیا تھا گردن کی رگین پھول گئی تھین، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے یون کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم تو یہ حالت نہ رہے لوگون نے اس سے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین شیطان سے خدا کی پناہ مانگ، وہ کہنے لگا مین دیوانہ ہون (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور تیرھوان پارہ ص ۱۳۴ اخیر کتاب بدء الخلق)

حضرت بلالؓ کو گالی دی گئی سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ عورتون کو مسجدون مین جانے سے مت منع کرو جب وہ تم سے جانے کے واسطے اجازت مانگین، حضرت بلالؓ رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر کہا قسم خدا کی ہم تو ان کو منع کرین گے، سالم نے کہا کہ عبداللہ یہ سنتے ہی بلال کی طرف متوجہ ہوئے اور ایسی بُری گالی اُن کو دی کہ ویسی کبھی نہین دی تھی اور کہا کہ مین تو تجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو کہتا ہے ہم منع کرین گے (ملاحظہ ہو المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ثانی ص ۵۰۳ باب خروج النساء الی المساجد مطبع صدیقی لاہور)

مسجد نبوی میں لڑائی

حضرت عبادہ بن صامت نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجرے سے نکلے اور لوگون کو شب قدر بتانا چاہتے تھے کہ وہ کونسی رات ہے اتنے مین دو مسلمان لڑ پڑے (یہ عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھے، دونون کی خاص مسجد کے اندر خوب گل خپ ہوئی) (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب الایمان، باب خوف المومن ان یحبط عملہ پہلا پارہ ص ۲۵)

ایک خارجی صحابی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے یمن کے ملک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھوڑا سونا بھیجا آپ نے وہ سونا چار آدمیون یعنی اقرع بن حابس حنظلی المجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ عامری بنی کلاب والیکو تقسیم کر دیا، قریش اور انصار کے لوگون کو اس پر غصہ آیا وہ کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نجد کے رئیسون کو دیتے ہین، ہم کو نہین دیتے، حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہین، آپ نے فرمایا بے شک قریش اور انصار زیادہ حقدار ہین، مگر مین نے ان لوگون کا دل ملانے کے لئے ان کو دیا کیونکہ وہ ابھی حال مین مسلمان ہوئے ہین، اتنے مین ایک شخص آن پہنچا ذوالخویصرہ جس کی آنکھین اندر گھسی ہوئین گلے پھولے ہوئے پیشانی بلند، داڑھی گھنی ہوئی گنجان سر منڈا (مردود) کیا کہنے لگا، اللہ سے ڈر و محمد آپ نے فرمایا اگر مین ہی اللہ کی نافرمانی کرون حالانکہ مین اس کا رسول ہون تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا، اللہ نے تو مجھ کو زمین والون پر امانت دار سمجھ کر بھیجا اور تم کو میرا اعتبار نہین، یہ سن کر ایک صحابی نے مین سمجھتا ہون وہ خالد بن ولید تھے آپ سے اجازت چاہی کہ اس کو مار ڈالون، آپ نے منع فرمایا، جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا دیکھو اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہون گے جو ظاہر مین قرآن پڑھین گے مگر قرآن ان کے گلے کے نیچے نہین اترنے کا، یہ لوگ دین اسلام سے ایسے باہر ہو جائین گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے اس مین کچھ لگا نہین رہتا، ان مردودون کا کام یہ ہوگا کہ مسلمانون کو تو قتل کرین گے اور بت پرستون کافرون کو چھوڑ دین گے، اگر مین نے ان کا

زمانہ پایا، تو جیسے عاد کی قوم والے ہلاک کیئے گئے کوئی نہ بچا اس طرح ان کو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا (صحیح بخاری مترجم کتاب بدء الخلق باب قول اللہ عزوجل وامّا عاد فاھلکوا پ ۱۳ ص ۷۰۵)

ب دوسری حدیث بخاری کتاب المناقب پ ۱۴ ص ۲۴۵ پر یہ الفاظ زیادہ ہیں ان لوگوں کی یہ نشانی ہوگی "ایک شخص ان میں ہوگا سیہ فام اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا، یہ لوگ اس وقت ظاہر ہونگے، جب مسلمانوں میں پھوٹ ہو جائے گی، ابو سعید خدری نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلعم سے سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؑ نے ان لوگوں کو قتل کیا میں اُن کے ساتھ تھا انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس شخص کو ڈھونڈو، لوگوں نے ڈھونڈھا تو اسی صفت کا ایک شخص ان میں ملا انتہیٰ،

نوٹ اسی خارجی کی اولاد ان دنوں ہندو پنجاب میں بکثرت ہے، اگرچہ نماز ہی دیا کار، جبہ پوش برائے نام مسلمان ہیں گراونٹے اوسکے بات پر مسلمانوں کو کافر بنانا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے، مومنین، موحدین اور شیعیان جناب امیر المومنین علیہ السلام سے بغض و عداوت رکھتے ہیں، مگر کافرین و مشرکین سے محبت کا دم بھرتے ہیں،

نتیجہ محدثین اور مورخین اہل سنت نے کس بیدردی سے مقدس دربار جناب رسول مقبول صلعم کا نقشہ کھینچا ہے، اور اصحاب ثلاثہ و عشرہ مبشرہ اور دیگر صحابہ کے اخلاق، تہذیب و روحانیت کا نمونہ پیش کیا ہے اور ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرات ثلاثہ وغیرہم ہمیشہ گالی گلوچ، فحش کلامی اور قتل و غارت کے مرتکب ہوتے رہے، ان پر انوار محمدی صلعم کا پرتو ہرگز نہیں پڑا تھا، اور نہ ہی وہ رنگت نبوی ؐ میں رنگے ہوئے تھے، اور کل صحابہ ثقہ و عادل نہ تھے، اُمید ہے کہ اب مفتیان ضلع جھنگ اور مولویان ہندو پنجاب اپنے بزرگان دین کے حالات پڑھ کر ان پر بھی فتاوی کفر لگا دینگے، تاکہ انّ الدّین عند اللہ الاسلام کا سرے سے ہی صفایا ہو جائے اور دنیا میں کوئی شخص مسلمان نہ رہے، سنّی مسلمانو خوب غور کرو،

معاویہ ابن ابوسفیان امیر شام کا اہلبیت رسول انام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کو سب وشتم ولعن کرنا

مذہب سنی میں ہے کہ معاویہ صحابی امیر شام ہمیشہ جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام کو گالی اور گلوچ اور لعنت کرتا رہا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، من سبّ علیًّا فقد سبّنی (رواہ احمد۔ مشکوٰۃ۔ باب مناقب علیؑ) ترجمہ جس نے علی علیہ السلام کو گالی دی اُس نے مجھ کو گالی دی، اب سُنّی صاحبان معاویہ پر جلد فتوے صادر فرماویں۔

۱۔ سعد ابن ابی وقاص سے روائت ہے، معاویہ ابن ابوسفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا ابوتراب (علیؑ المرتضیٰ) کو کیوں بُرا نہیں کہتے، فائدہ ابوتراب کنیت ہے حضرت علیؑ مرتضیٰ کی، اس روائت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت اور حضرت علیؑ مرتضیٰ کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا الخ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی جلد ۶ ص ۹۹ ۲۳۲ سنن خصائص نسائی مترجم مطبع محمدی لاہور ص ۸ جامع ترمذی مترجم نولکشور ابواب المناقب، مناقب علی علیہ السلام جلد ۲ ص ۵، ۱۵)

۲۔ طائفہ از بنی اُمیہ خذلہم اللہ شروع در تنقیص و سبّ وے در منابر و مساجد کردند واز خوارج لعنہم اللہ با طائفہ موافقت نمودند بلکہ بالا رفتہ بکفر او قائل شدند (صواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی ص ۲۰۶)

۳۔ سعد ابن ابی وقاص سے روائت ہے کہ معاویہ کسی حج میں آئے اور ان کے پاس سعد گئے لوگوں نے حضرت علیؑ کا ذکر کیا، تو معاویہ نے ان کو بُرا کہا (فنال منہ) سعد غصہ ہوئے اور معاویہ سے کہا تم ایسے شخص کی شان میں کیا کہتے ہو حالانکہ میں نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے، من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جس کا میں مولا ہوں اُس کا علیؑ بھی مولا اور سردار ہے، اور آپ فرماتے تھے، اے علیؑ تو میرے لئے ایسا ہے جیسا کہ ہارونؑ حضرت موسےٰ سے تھا مگر اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جنگ خیبر میں لڑائی کا جھنڈا اس شخص کو دوں گا

کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے (ابن ماجہ مترجم جلد اول ص ۵۲ باب فضل علیؑ ابن ابی طالب علیہما السلام مطبع صدیقی لاہور)

۴۔ معاویہ اور اس کے عمال (حاکم۔ گورنر) حضرت عثمان کے واسطے جمعہ میں دعا کرتے تھے اور جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام پر سب و شتم اور لعن کرتے تھے، اس رسم کو حضرت عمر ابن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دور کیا اور ۵۸ سال تک برابر تبرا ہوتا رہا (تاریخ ابو الفداء سنّی جلد اول ص ۱۸۶ و ۱۹۶ و ۲۱۲)

۵۔ معاویہ نے مروان ابن حکم کو جو ملعون و راندہ درگاہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تھا مدینہ کا حاکم مقرر کیا، جو ہر جمعہ کو جناب امیر علیہ السلام کو گالیاں بکتا تھا، جناب سیدنا امام حسن علیہ الصلواۃ و السلام نے اسی وجہ سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آنا چھوڑ دیا تھا، (تطہیر الجنان ص ۱۴۲ تاریخ الخلفاء سیوطی ۱۰۲)

۶۔ حدیثوں کی تدوین بنی امیہ کے زمانہ میں ہوئی جنہوں نے پورے نوّے برس تک سندھ سے ایشیائے کوچک اور اندلس تک مساجد جامع میں آل فاطمہؑ کی توہین کی اور جمعہ میں برسر منبر حضرت علی علیہ السلام پر لعن کہلوایا (سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حصہ اول ص ۹ م شبلی نعمانی مطبع نامی پریس کانپور)

۷۔ معاویہ نے نماز کے بعد جناب علی علیہ السلام اور حسنین اور حضرت عبداللہ ابن عباس علیہما السلام اور حضرت قیس اور حضرت مالک اشتر رضی اللہ عنہما پر لعن کرنا شروع کیا (شرح ابن ابی الحدید جلد اول ص ۱۰۹ نصائح کافیہ ص ۲ تاریخ کامل ابن اثیر جزری تاریخ طبری جلد ۶)

۸۔ معاویہ اور عمال معاویہ منبروں پر جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام پر لعن و سبّ کرتے تھے اور حضرت حجر ابن عدیؓ صحابی کی عادت سے تھا کہ جب کسی نے حضرت علی علیہ السلام پر سبّ کیا فوراً روکنے کو کھڑے ہو گئے، اور جناب علی علیہ السلام کی صفات بیان کرنی شروع کر دیں اور ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ زیاد کی حکومت کی باری آئی اس نے حضرت عدیؓ اور ان کی جماعت کو گرفتار کر کے معاویہ کے پاس روانہ کر دیا، اور معاویہ نے حکم دیا کہ تمام قیدی قتل کیے جاویں، اور امام شافعی کہتے ہیں کہ معاویہ اور عمرو بن عاص اور مغیرہ اور زیاد کی گواہی مقبول

نہین ہے (تاریخ روضۃ المناظر جلد ہ ص ۲ تاریخ اسلام جلد اول ص ۳۴)

۹۔ مغیرہ حاکم کوفہ بھی اطاعت معاویہ مین اس کی خوشنودی کے واسطے جمعہ کے دن خطبہ مین حضرت عثمان اور ایک جماعت کثیر کے واسطے دعا کرتا تھا اور جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام پر (معاذ اللہ) لعنت کرتا تھا جب زیاد حاکم ہوا تو اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا جو مغیرہ نے اختیار کیا تھا (ابوالفدا جلد ا ص ۱۹۶)

۱۰۔ ابتدائے خلافت امام حسن علیہ السلام از ۴۱ھ ہجری تا ۹۹ھ ہجری خلفائے بنی اُمیہ ہر جمعہ خطبہ کے آخر ممبرون پر بیٹھکر حضرت علی علیہ السلام پر (معاذ اللہ) لعنت کیا کرتے تھے ۹۹ھ ہجری مین حضرت عمر ابن عبدالعزیز نے اس کو موقوف کیا (تاریخ ابوالفداء جلد ا ص ۲۱۲ چھاپہ لندن ص ۳۴۸ تاریخ خمیس عربی دیار بکری جلد دوم ص ۳۱۷ تاریخ اسلام دہلوی جلد اول ص ۳۴ و تاریخ خمیس جلد دوم ص ۱۹۳)

۱۱۔ سچی بات یہ ہے کہ معاویہ کے دل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہلبیت کی اُلفت اور محبت نہ تھی، جب امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہوا تو کیا کہنے لگا، ایک انگارا تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا، اس کا باپ ابوسفیان ساری عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لڑتا رہا، یہ خود حضرت علی سے لڑا، اس کے بیٹے نا خلف یزید پلید نے تو غضب ڈھا دیا، امیر المومنین امام حسین السلام کو مع اکثر اہل بیت کے بڑے ظلم او ستم کے ساتھ شہید کرایا، (دیکھو حاشیہ صحیح بخاری مترجم کتاب المناقب پارہ چودھوان ص ۱۲۱ مطبع احمدی لاہور تاریخ خمیس جلد دوم ص ۴۹ مین ہے کہ معاویہ نے خبر وفات امام حسنؑ شکر خوشی کی)

۱۲۔ معاویہ نے حضرت مالک ابن اشتر رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر شہید کرایا، (تاریخ اسلام جلد اول)

۱۳۔ حضرت محمدؑ ابن ابوبکر کو معاویہ نے قتل کرا کر گدھے کی کھال مین ڈلوا کر آگ مین جلوا دیا جس پر جناب بی بی عائشہ ہر نماز مین معاویہ کو لعنت کر لی تھین، (تاریخ کامل ابن اثیر جزری ص ۳۴۱ و ۵ ۱۵ جلد ۳ تاریخ خمیس جلد ۲ ص ۲۸۳)

۱۴۔ معاویہ نے جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام فرزند رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو جعدہ بنت اشعث حضرت ابوبکر کی بھانجی سے زہر دلواکر شہید کرایا،
(استیعاب برحاشیہ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۵۵ تاریخ طبری نولکشور ص ۶۰۴
ابوالفداء مصری جلد اول ص ۱۸۳ تاریخ اعثم کوفی ص ۳۳۵ روضۃ الصفا جلد ۳
ص ۷ تاریخ حبیب السیر بمبئی جلد دوم ارجح المطالب باب چہارم ص باب
۴ تاریخ اسلام دہلوی جلد اول ص ۳۳)

۱۵- معاویہ نے صعصعہ بن صوحان از اصحاب جناب امیر علیہ السلام کو جو فضائل
مرتضوی بیان فرماتے تھے، بلواکر خوب پٹوایا (تاریخ کامل ص ۱۷۱)

۱۶- معاویہ نے جناب بی بی عائشہ زوج النبی صلعم کو ایک کنوئیں میں گراکر اوپر سے
چونہ و پانی ڈلواکر قتل کیا (دیکھو تاریخ حبیب السیر جلد دوم تاریخ ابن خلدون
مترجم جلد پنجم تاریخ اسلام دہلوی ص ۳۳ جلد اول)

۱۷- سیدنا جناب امام حسن علیہ السلام اور معاویہ ابن ابوسفیان کے درمیان جو صلح نامہ
ہوا اُس میں یہ خاص شرط تھی کہ اصحاب اور شیعہ علی علیہ السلام جس جگہ ہوں ان
کے مال اور اولاد کو امان ہو اور معاویہ پر اللہ تعالےٰ کا عہد ہے کہ امام حسنؑ اور امام
حسین علیہ السلام اور اہل بیت رسالت صلعم سے کسی قسم کی ظاہر اور خفیہ کدورت
اور عداوت نہ رکھے اور نہ کوئی ظلم کرے (صواعق محرقہ ص ۱۳۴)

۱۸- صلح حسن علیہ السلام کے شرائط میں خاص شرط یہ بھی تھی کہ معاویہ کسی مجلس میں
جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کو گالیاں نہ دے مگر اس شرط پر معاویہ
قائم نہ رہا اور ہمیشہ وہ اور اس کے حاکم در حاکم گالیاں دیتے رہے (ابوالفداء تاریخ
کامل تاریخ طبری وغیرہم)

۱۹- سہل ابن سعد سے روایت ہے مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے
حاکم ہوا اس نے سہل کو بلایا اور حضرت علی علیہ السلام کو گالی دینے کا حکم دیا سہل
نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی
ابو تراب پر، سہل نے کہا حضرت علیؑ کو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور
وہ اس نام سے پکارنے سے خوش ہوتے تھے (دیکھو صحیح مسلم مترجم ص ۱۴۴ باب
من فضائل علی ابن ابی طالب ؑ)

نوٹ مستند کتب سنیہ سے ثابت ہوا کہ معاویہ اور اس کی رعایا اور حاکم اور تمام مروانی خاندان ظالم جابر اور سبّی تھے اور دشمنان خاندان رسالت صلعم تھے، مگر اہلسنت والجماعت نے معاویہ کو خلیفہ و امام اور مجتہد مانا، جناب والا اگر سبّ صحابہ کفر ہے تو کیا وجہ ہے کہ تمام شاہان و سبّابین بنی امیہ پر فتویٰ کفر نہ لگایا جائے،

صحاح ستّہ قابل سند نہیں

فتویٰ قطبیہ کفریہ۔ اس زمانہ کے رافضی صحاح ستہ کو نہیں مانتے، الخ

فتویٰ صابریہ، ہمارے نزدیک آپ کا صحاح ستّہ قابل سند نہیں کیونکہ وہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے سینکڑوں سال بعد بنایا گیا اور اس میں خوارج و نواصب قدریہ، دہریہ، جبریہ، جہمیہ اور دشمنان اہل بیت رسول الثقلین اور قاتلان جناب امام حسین علیہ السلام سے احادیث درج ہیں، اور آئمہ المعصومین اولاد سید المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بہت کم احادیث مذکور ہیں، دوسری وجہ یہ کہ صحاح ستہ میں عموماً اور صحیح بخاری میں خصوصاً ایسے موضوعات کا انبار ہے کہ جن سے نہ شان الوہیت باقی رہتی ہے اور نہ شان نبوت، اور یہ کتابیں جب تک اسلامی دنیا میں موجود ہیں سنی مسلمانوں کو ہمیشہ شرمسار اور اسلام کو بدنام کرتی رہیں گی (دیکھو آئینہ مذہب سنّی، برہان الشیعہ، حقیقت مذہب حنفیہ، تنقید البخاری صابریہ، مجریہ اخبار در نجف)

توہین حضرت امام اعظم صاحب

فتویٰ قطبیہ۔ رافضی جناب حضرت امام اعظم کو خفت آمیز الفاظ سے یاد کرتا ہے اور علمائے اہل سنت والجماعت کی اہانت سے نہیں چوکتا لہذا وہ اس وجہ سے بھی کفر کا مستحق ہے،

فتویٰ صابریہ، ملّاں صاحب مفتیؔ کا عجب استدلال ہے اجی جناب جب سبّ صحابہ کفر نہیں تو امام اعظم صاحب کس گنتی میں ہیں، پھر کیا امام صاحب کا ماننا رکن اسلام و جزو ایمان یا شرط اسلام یا فرض واجب اور سنت ہے؟ آپ مذہب شیعہ کی کوئی مستند اصول و فروع کی کتاب پیش کریں جس میں امام اعظم کی اہانت کی گئی ہو، اگر توہین کفر ہے تو سب سے پہلے آپ تمام فرقہ اہلحدیث پر کفر کا فتویٰ جاری کریں جنہوں نے امام صاحب کی تکذیب و تردید میں سخت بدزبانی، گستاخی توہین سے

کام لیا ہے دیکھو ظفر المبین۔ حقیقۃ الفقہ کتاب الجرح علی ابی حنیفہ بنارسی)
آپ اخبارات الفقہ اور اہلسنت والجماعت اور اہلحدیث امرتسر کے مجادلہ اور مکابرہ
کے مضامین کو غور سے پڑھیں، آپ اپنے پیران پیر شیخ عبد القادر صاحب بغدادی
پر کیا فتویٰ صادر فرمائیں گے جنہوں نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں حنفی گروہ کو
گمراہ یعنی حنفیۃ مرجیۃ لکھا ہے ذرا سوچ کر جواب دینا اگر ہمت ہو تو،

شیخ عبد القادر جیلانی و بغدادی فتوے کفریہ، یہ لوگ جناب غوث الاعظم شیخ
عبد القادر جیلانی کو باطل الخیال شخص اعتقاد
کرتے ہیں (کتاب خلاصۃ المصائب ص ۲۲۲)

فتوے صابریہ، کتاب خلاصۃ المصائب اصول و فروع حدیث و فقہ و تواریخ کی
کتاب نہیں مصائب کی کتاب ہے،

ملاں صاحب ذرا ہوش سنبھالو، عالم فاضل ہو کر کیوں بہکی بہکی باتیں کرتے ہو،
مستند کتاب پیش کرو، سنو غوث ربانی قطب صمدانی حضرت سیدنا سید عبد القادر جیلانی
حسنی الحسینی قدس سرہ العزیز غوث اعظم ہمارے سردار ہمارے مرشد ہمارے پیر اور
ہمارے رہبر ہیں ہمیں ان سے ہرگز انکار نہیں ہاں شیخ عبد القادر بغدادی مصنف
غنیۃ الطالبین آپ کے مصنوعی و بناوٹی پیر کی چند غلط اعتقادیوں سے ضرور انکار ہے

ضلع جھنگ کے رافضی رہا یہ سوال کہ محققین احناف نے رافضیوں کو کافر
کہنے سے کیوں اجتناب کیا ہے تو اس کے متعلق صرف
اتنا کہا جائے گا کہ انہوں نے اپنے زمانے کے رافضیوں کو کافر کہنے سے اجتناب
کیا ہے کیونکہ اس زمانہ کے رافضی اتنے سخت گیر اور منہ پھٹ نہ تھے، جیسے چودہویں
صدی کے رافضی سخت گیر اور دریدہ دہن ہیں، خصوصاً ضلع جھنگ کے رافضی
نعوذ باللہ منہم بڑے ہی منہ پھٹ واقع ہوئے ہیں ان کی حقیقت سے وہی لوگ
آشنا ہیں جن کو ان کے ساتھ سابقہ پڑا ہے، (فتویٰ قطبیہ کفریہ)

ضلع جھنگ کے خارجی شاید جناب کو ضلع جھنگ کے لمبی داڑھی والے
خارجیوں اور ناصبیوں سے پالا نہیں پڑا، وہ کیسے
منہ پھٹ۔ گستاخ دریدہ دہن۔ بدزبان اور دشمنان اولاد رسول انام علیہ وآلہ

الصلوٰۃ والسلام اور حاسدان سادات کرام ہین، کہ ان لوگون نے مسقط و عمان و ماوراء النہر کے خوارج کو بھی شرما دیا ہے، آپ کو یاد ہوگا کہ آپ جیسے عالم اور واعظ ہمیشہ ہر وعظ مین ہر جگہ شیعیان علی المرتضیٰ علیہ السلام ہی پر رکیک اور بزدلانہ حملے کیا کرتے ہین، آپ صاحبان کو سوائے اس کے اور کوئی نہ شغل ہے اور نہ ہی ذریعہ معاش و آمدنی، آپ ملّان پیرکوٹ سدہانوی، ملّان مغضوب اور مولوی گکھیانوی کی تحریرات کو نظر انصاف سے دیکھین، کہ ان مین کہان تک شرافت اور متانت بھری ہے

اعتقاد قطبیہ سنیون کا ایمان و اعتقاد ہے کہ خداوند قدوس کے بعد تمام مخلوق سے افضل اور اکرم جناب رسول خدا صلعم ہین اور رسول خدا م کے بعد رسول خدا کی تمام امت سے جناب صدیق اکبر افضل و اکرم ہین، صدیق اکبر کے بعد جناب عمر فاروق اور عمر فاروق کے بعد جناب عثمان ابن عفان اور حضرت عثمان کے بعد جناب علی کرم اللہ وجہہ افضل ہین تو اہلسنت والجماعت نے جناب امیر علیہ السلام سے ثلاثہ کو افضل سمجھا اور ثلاثہ کو امام بھی سمجھا تو شیعون کے مذہب مین ناصبی صرف سنی لوگ ہین، انتہیٰ بلفظہ،

جواب صاف برجستہ شیعہ کا ایمان و اعتقاد ہے کہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے بعد تمام مخلوقات سے افضل و اکرم اور خیر البشر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد جناب رسول اکرم صلعم کی تمام اُمت، بلکہ مخلوق اولین اور آخرین سے جناب شیر خدا مشکل کشا مولا علی مرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل ہین اور ان کے بعد انکی اولاد مین سے گیارہ آئمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام افضل ہین اور وہی خلفاء الراشدین المہدین ہین،

ب چونکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ فضیلت قیاسی و اجتہادی اور خیالی اختراعی ہے اور مخالف کتاب اللہ و سنت ہے اس لئے ہم ان متعصب سنیون کو ناصبی کہتے ہین۔

(ب) آپ اپنی کتب صحاح ستہ اور کتاب اللہ سے ثابت کرین کہ حضرت ابوبکر کا لقب صدیق اکبر ہے اور اللہ تعالےٰ نے حضرت عمر کو فاروق کا خطاب دیا ہے اور یہی فضیلت ثلاثہ بالترتیب آپ اللہ کی پاک کتاب اور صحاح ستہ سے ثابت کر دکھائین ورنہ افترا

سے باز آئیں یاد رکھو کہ جب تک آپ اس کا کامل ثبوت شائع نہ کریں گے آپ آیہ معلومہ
کے ماتحت رہیں گے،

فتوی ملکانوی منکران خلافت حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور قاذفان حضرت عائشہ صدیقہ اور سبّی شیخین بلکہ سبّی گروہ مہاجرین اور انصار کا ان کو گالی دینے والا کافر ہے مرتد اور منافق کہنے والا اور ان حضرات پر لعنت کرنے والا ملت اسلام سے خارج ہے الخ (اصلاح النکاح سیر کوٹی ص ۲ و فتاوی کفریہ لاہوری وغیرہ)

الجواب، حضرت ابوبکر کی خلافت کے منکرین خود جناب رسول اللہ صلعم، تمام بنی ہاشم، تمام خاندان رسالت صلعم تمام جلیل القدر صحابہ حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ، حضرت مقدادؓ حضرت سعد بن عبادہ انصاری و امثالہم تھے، سب سے اول جناب کا فتوی کفران بزرگوار و نیز صادر ہونا چاہیے

ب حضرت ابوبکر کا بھانجا مسطح اور حضرت حسان بن ثابت صحابی بدری قاذفان بی بی عائشہ تھے یہ کفران پر عائد ہوا،

ج گروہ مہاجرین و انصار بلکہ اکثر صحابہ رسولؐ دربار اور یار غار اصحاب ایک دوسرے کو گالیاں دیتے رہے اور آپ کا امام اور امیر معاویہ اہل بیت رسالت پر ہمیشہ سب وشتم اور لعنت کرتا رہا، تو بقول آپ کے یہ سب کے سب ملت اسلام سے خارج اور کافر ہو گئے، چشم ما روشن دل ما شاد،

د بی بی عائشہ ہمیشہ حضرت عثمان کو گالیاں دیتی رہیں اور لعنت کرتی رہیں، وہ بھی آپ کے فتوی کفر کے زد میں آگئیں جزاک اللہ آپ نے کیسی عمدہ تائید کی ہے،

جواز نکاح زنِ سُنّیہ و مردِ شیعہ

فتوی قطبیہ، سنی عورت کا نکاح شیعہ سے ہرگز جائز نہیں ہے اگر نکاح ہو چکا ہے تو وہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا ہے لہذا کالعدم متصور ہوگا اور محتاج الی الفسخ ہوگا (خلاصہ فتوی قطبیہ و اصلاح النکاح سیر کوٹی)

فتوی صابریہ نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ و فتاوی و تصریحات علمائے سنیہ سے صاف ثابت ہے کہ جو شخص توحید و رسالت و قیامت کا صدق

دل سے قائل ہے وہ مسلمان ہے چونکہ شیعہ توحید، عدل، نبوت، امامت کے قائل اور نماز، روزہ، حج، زکواۃ کے عامل ہین اس لئے وہ حقیقی حنیفی پکے مسلمان ہین، نکاح شعار اسلام ہے اس واسطے سنی مسلمان عورت اور شیعہ مسلمان مرد کا نکاح ہو سکتا ہے جب تک زوجین مین سے کوئی مرتد نہ ہو یا انکار توحید و رسالت نہ کرے یا بت پرستی و شرک نہ کرنے لگے تب تک ان کا نکاح ٹوٹ نہین سکتا، اور نہ تنگ ظرف اور تنگ خیال ملاؤن اور فتنہ انگیز، کفر گر مفسد مولویون کے فتاوی سے نکاح فسخ ہو سکتے ہین، کیونکہ ان کے فتاوی خلاف شریعت و ناجائز ہین،

جب یہود اور نصرانیہ عورت کا نکاح مسلمان مرد سے ہو سکتا ہے خواہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہے تو سنی عورت کا کیون نہین ہو سکتا، شاہان مغلیہ کے محلات مین ہندو راجپوت رانیان نکاح مین تھین اور وہ اپنے دہرم پر قائم اور بت پرستی کرتی تھین، اس ازدواج کو علمائے زمانہ نے جائز و قائم رکھا تھا مگر اس چودہوین صدی کے زمانہ مین مسجد کے تنگ خیال اور متعصب ملاّن شیعہ مسلمانون کا نکاح فسخ کرا کر شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رخنہ اندازی کرتے ہین اور مسلمانون کو لڑا کر اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہین اور پیٹ پالتے ہین۔ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون،

ب اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین صرف مشرکین سے مناکحت منع کرتا ہے جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہولین باقی یہود و نصاریٰ اور مسلمانون سے مناکحت کی ممانعت نہین کرتا، سنو، قولہ تعالیٰ، ولا تنکحوا المشرکات حتیٰ یؤمن ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتیٰ یؤمنوا ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولٰئک یدعون الی النار واللہ یدعوا الی الجنۃ والمغفرۃ باذنہ ویبین ایاتہ للناس لعلھم یتذکرون (پ ۲ البقرہ ع ۲۷) اور مشرک عورتون سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائین اور شرک کرنے والی عورت گو تم کو بھلی لگے اس سے مسلمان باندی بہتر ہے اور مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائین مسلمان عورتون سے ان کا نکاح نہ کرو اور مشرک مرد گو تم کو بھلا لگے، اس سے مسلمان غلام بہتر ہے یہ مشرک مرد اور عورتین دوزخ کی طرف

بلاتے ہین اور اللہ تعالےٰ اپنے حکم سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگون سے اس لئے بیان کرتا ہے کہ وہ یاد رکھین،

نوٹ فی زمانہ ہندوؤن کے ہان اکثر مسلمان عورتین آباد ہین اور ان مسلمان عورتون کی اولاد بھی ہوئی مگر ان کو کسی ملاّن نے کفر نہ سمجھا بلکہ یہ لوگ ان کے گھرون سے کھاتے پیتے رہے اور گل چھرّے اڑاتے رہے،

ج سو والمحصنات من المومنات والمحصنات من الذین اُوتوا الکتاب من قبلکم اذا اٰتیتموھنّ اُجورھنّ محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان (پ ۶۔ المائدہ ع) ترجمہ اور اسی طرح تم پر حلال ہین مسلمان آزاد یا پاک دامن بی بیان اور تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی (یہود و نصاریٰ) ان مین کی آزاد پاک دامن بی بیان جب تم ان کا مہر ان کے حوالے کرو اور تمہارا ارادہ ان کو نکاح مین لا کر زنا سے بچنے کا ہو نہ مستی نکالنے کا نہ چوری چھپے آشنا بنانے کا الخ،

فتویٰ فاضل ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۱۸ نمبر ۲۰ مورخہ ۹ صفر ۱۳۴۰ھ ہجری النبوی، فتویٰ نمبر ۲۲ یہ ہے کہ شیعون سے مناکحت جائز ہے،،،،

فتاویٰ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی حنفی (جو شیعہ منکر ضروریات دین نہ ہون) گو سبّ صحابہ کرتے ہون وہ فاسق ہین کافر نہین، ذبیحہ ان کے ہاتھ کا حلال ہے حرام نہین، مناکحت بھی ان کے ساتھ درست ہے (مجموعہ فتاویٰ جلد ۲ ص ۷۷،۲۴ بحوالہ فتویٰ مولوی قطب الدین مکفر و کفر فتانہ)

ب بحر العلوم مولانا عبد العلی حنفی شرح مسلم الثبوت مین لکھتے ہین، الصحیح عند الحنفیۃ ان الروافض لیسوا بکفار الخ (فتاوی عبدالحی جلد ۲ ص ۳۰) حنفیہ کے نزدیک یہ صحیح ہے کہ رافضی کافر نہین ہین،

ج۔ دُر المختار مین ہے فی النھر تجوز مناکحۃ المعتزلۃ لانا لا نکفر احدًا من اہل القبلۃ اور فتح القدیر مین ہے اما المعتزلۃ فمقتضی الوجہ حل مناکحتم لان الحق عدم تکفیر اھل القبلۃ الخ

د۔ مجموعہ فتاویٰ عبدالحی جلد اول ص ۳۰۴ و ۳۰۵ (سوال) عورت سُنیّہ کا نکاح مرد

بسائی شیعہ سے ہوا مگر بوقت ایجاب وقبول بوجہ تشیع اور دیگر عیوب اس مرد کے نہ زبان سے
عورت نے قبول کیا اور نہ دل سے مگر غائت شرم سے شادی ہو گئی اور وہ منہ سے نہ بولی
بعد ایک دو ماہ کے نبے اتفاقی ہو گئی اور تا زندگی بے اتفاقی رہی وہ نکاح جائز رہا یا نہ،
اور عورت کو اس مرد کی وفات پر عدت کی ضرورت ہے یا بغیر عدت گذارنے کے نکاح
دوسرے سے کرسکتی ہے، (جواب) اس عورت نے اگرچہ بوقت نکاح قبول نہ کیا لیکن
جب شوہر کی مجامعت وخلوت پر بلا اکراہ راضی رہی وہ نکاح جائز ہو گیا، (دیکھو بحر الرائق
اور درّ المختار سے خلوت صحیحہ اور وطی کو بمنزلہ اقرار قرار دیتے ہوئے جواز نکاح ثابت کیا) پھر
لکھا ہے جب نکاح جائز ہوا تو بعد فوت شوہر کے اس پر عدت واجب ہوئی، اور قبل
گذرنے ایام عدت کے جو اس نے نکاح کر لیا وہ نکاح فاسد ہو گیا ہے، انتہیٰ کلامہ،

نتیجہ وخاتمہ پس فتاویٰ علمائے اصناف وغیرہ سے ثابت ہوا کہ شیعہ مرد کا نکاح سنیہ عورت
سے جائز ہے اور جب نکاح روبرو گواہان ومرضی والدین اور فریقین ہو
جائے تو وہ نکاح شرعی سوائے طلاق یا موت کے فسخ نہیں ہو سکتا، پس مولوی قطب
الدین اور اس کے سنی معاونین کے تمام فتاوے خلاف شریعت اور ناجائز ہیں، بلکہ
یہ لوگ شریعت محمدیہ سے باغی اور منحرف ہیں جو اسلام میں فتنہ و فساد مچا رہے ہیں، شیعہ
اور سنی کے مابین سلسلہ نکاح ومناکحت دیر سے چلا آتا ہے جو بلحاظ شریعت وقدامت
اور رواج کے قبولیت عام کا سہرا حاصل کر چکا ہے، علمائے فریقین متقدمین نے اسے
مابہ النزاع دیکر طبع آزمائیاں نہیں کیں، ہندوستان میں سینکڑوں مثالیں فی زمانہ بھی
موجود ہیں، جھنگ میں سنی حنفی مولوی صاحبان نے سینکڑوں سنی عورتوں کا نکاح
شیعہ مردوں کے ساتھ پڑھا ہے اُس وقت تو یہ نکاح جائز قرار دیے گئے، مگر مولوی
مفتی اور اُس کے چند معاونین اپنی کسی ذاتی رنجش سے اس مناکحت کو ناجائز سمجھتے
ہیں تو سب سے اول جو نکاح ہو چکے ہیں ان کو فسخ کرائیں اور جو اولاد اُن سے پیدا ہوئی
ہے اس پر بھی کوئی حکم فرمائیں ورنہ اللہ اور اس کے رسولؐ مقبول سے شرمائیں اور اپنی
ضد و تعصب اور غلط فتوے سے مسلمانوں کو بے فائدہ نہ لڑائیں، والسلام علیٰ
من اتبع الھدیٰ ؎

خادم الثقلین نور حسین عفی عنہ،

تصدیق علمائے کرام شیعہ فرقۂ ناجیہ

اوّل فتویٰ جناب حامیٔ دین متین محب آل یاسینؑ مولانا مولوی و حکیم امیر الدین صاحب مدظلہ نمبردار چک جلال الدین ڈاکخانہ چیلہ ضلع جھنگ جائنٹ مؤلف کتاب فلک النجات

(ھو المصوب) الحمد للہ نحمدہ و نصلی علی حبیبہ محمدؐ و آلہ

(الف) مولوی سنی قطب الدین صاحب کے فتوے کا جواب جناب حاجیؒ ڈاکٹر محمد حسین صاحب جزاہ اللہ خیر الجزاء نے کافی شافی لکھدیا ہے اس پر کسی ایزادی کی چنداں ضرورت نہیں مگر حسب ارشاد ڈاکٹر صاحب موصوف کے چند سطور حوالہ قلم کی جاتی ہیں، فتوے کفر شیعہ کے بارے میں ملاحظہ ہو صواعق محرقہ مطبوعہ مصر ص ۱۵۳ و علی ہذا

ینبغی ان یحمل قول الطحاوی بغضہم کفر نبغض اصحابہ کلہم و بغض بعضہم من حیث الصحبۃ لاشک انہ کفر واما سب او بغض بعضہم لامر اٰخر فلیس بکفر حتی الشیخین یعنی اس بناء پر قول طحاوی کا اسپر محمول ہے کہ کل صحابہ یا بعض کا بغض اگر اس سبب سے ہو، کہ انہوں نے نبیؐ کی صحبت کیوں اختیار کی تو بے شک کفر ہے لیکن اگر بعض صحابہ سے بغض یا ان پر سب کسی اور سبب سے کیا جائے (مثلاً اس سے کہ انہوں نے نبیؐ ایمان کی آل پاک کی مخالفت اور نافرمانی کی ہے) تو یہ کفر نہیں ہے،

(اس کے بعد لکھا ہے) فتوے کفر کے لئے شرط ہے کہ ایسے ضروری اور قطعی امر کا منکر ہو جو سب کا متفق علیہ ہو اور وہ خود بھی اس کو قطعی سمجھے جس کے انکار سے نبی علیہ السلام کی تکذیب لازم آتی ہے اور رافضی حرمت لعن ابوبکر کو تسلیم نہیں کرتا چہ جائیکہ اس کو قطعی سمجھے اور قواعد مذہب کا مقتضا یہی ہے کہ اسی قدر تاویل بھی اس کی عدم تکفیر کے لئے مقبول ہے اگرچہ وہ سب اور لعن کرنے میں جہالت اور ضدیت سے تاویل کرتا ہے لیکن کفر کے باب میں بڑی احتیاط ضروری ہے جیسا کہ اپنے مقامات پر بیان ہوچکا ہے، انتہی ملخصًا

(ب) مولوی عبدالحی صاحب اپنے فتاوی جلد اول ص ۲۷ میں صاحب ظہیریہ

وغیرہ مکفرین کے اقوال کو رد کر کے لکھتے ہیں، چہ اگرچہ صاحب ظہیریہ وغیرہ حکم کفر بسبب سب الشیخین وغیرہ دادہ اند مگر اصح خلاف آن است، چنانچہ ابو الشکور سلمی و علی قاری وغیرہ تصریح می سازند حق این است کہ من انکر ضروریات الدین کفر ومن لم ینکر لا اور ص ۳ میں لکھا ہے :-

لیکن مفتی بہ واصح عدم تکفیر شان است، اور مجموعہ فتاوی جلد ا ص ۳ میں بعد اس عبارت کے لکھا ہے :- وسب شیخین موجب کفر نمی شود وہمین مذہب موافق قول امام اعظم است وآنچہ در کتب فتاوی حکم کفر مرقوم است از دائرہ تحقیق خارج است،

پھر اسی کے جلد ا ص ۴ اور جلد ۲ کے ص ۴۰ ۲ میں بحر العلوم دلی اللہ اور مولوی عبد العلی لکھنوی کی شرح مسلم الثبوت سے منقول ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ محققین مذہب حنفیہ اور متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ روافض کو انکار خلافت ابی بکر اور عمر کے سبب سے جو سنیون کے نزدیک اجماع قطعی سے ثابت ہے کافر نہیں کہا جا سکتا، حتی کہ ان کی گواہی بھی مقبول ہے، اور جو خلاصہ وغیرہ فتاوی میں تکفیر کا فتوے منقول ہے وہ اہل حنفیہ سے منقول نہیں بلکہ تفریعات مشائخ سے ہے اور اس کے برعکس امام ابو حنیفہ اور شافعی سے عدم تکفیر اہل قبلہ کی نص موجود ہے، پس اسلامی فرقون کی تکفیر مین جلدی مت کرو، پھر تمہید ابو الشکور سلمی سے بہ تفصیل نقل کیا کہ بوجہ ان کے جو الوہیت حضرت علیؓ اور جناب محمدؐ پر وحی لانے کی غلطی جبرئیل کے یا جناب حضرت محمدؐ سے حضرت علیؓ کے افضل ہونے کے قائل ہین اور کسی شیعہ کو کافر نہ کہا جائے، اگرچہ وہ حضرت عائشہؓ اور معاویہ پر لعنت کو واجب جانتے ہون، کیونکہ ان کے پاس تاویل ہے، پھر لکھا :- الحاصل حکم کفر شیعہ بسبب سب شیخین خلاف مذہب محققین است اور اسی کی جلد دوم ص ۴۰ میں لکھا ہے :- امر منقح اور قول مفتی بہ و مرجح یہ ہے کہ جو شیعہ منکر ضروریات دین نہ ہون گو سب صحابہ کرتے ہون وہ فاسق ہین، کافر نہین مناکحت بھی ان کی درست ہے،

نیز ص ۴ جلد ا مین لکھا ہے کہ علامہ شامی نے رد المحتار حاشیہ در مختار مین اس کی تفصیل لکھی ہے :- الحاصل حکم کفر شیعہ بسبب سب شیخین خلاف مذہب محققین است اور ص ۹۲ و ۹۳ مین ہے، رد المحتار و در مختار باب الحیض مین لکھا ہے،

لا یفتی بتکفیر مسلم کان فی کفرہٖ خلاف ولو روایۃ ضعیفۃ"

اور دوسری جگہ لکھا ہے:- اذا کان فی المسئلۃ وجوہ یوجب الکفر ووجہ واحد یمنعہ فعلے المفتی المیل لما یمنعہ،

(ج) شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر ص ۱۴۸ اور مطبوعہ محمدی لاہور ص ۱۸۶ میں لکھا ہے، کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کو حلال سمجھنا اس شرط پر کفر ہوتا ہے کہ وہ گناہ قطعی دلیل سے ثابت ہو، پھر ص ۱۴۸ مصری اور ص ۱۹۹ لاہوری میں لکھا ہے،

لیکن جو گناہ دلیل ظنی مثلاً خبر واحد وغیرہ سے ثابت ہو اس کے حلال جاننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا، البتہ اگر ان اخبار احاد کی اہانت کرے تو فاسق ہوتا ہے اور اگر وہ تاویل سے ہو تو فاسق بھی نہیں ہوتا، اور اسی کے ص ۱۹۹ میں ہے، مسئلہ متعلق کفر کے لئے ننانوے احتمال کفر کے اور ایک ہی احتمال نفی کفر کا ہو تو بھی قاضی اور مفتی کے لئے اولیٰ ہے کہ احتمال نافی کفر کے مطابق فتوےٰ دے،

(اسیطرح فتاوی عبدالحی جلد ۱ ص ۹۳ میں بھی ہے) کیونکہ ہزار کافر کے باقی رکھنے میں خطا کرنی ایک مسلم کے فنا کرنے کی خطاء سے بیشک اور خفیف ہے اور ایسے مسئلہ میں صاحب مسئلہ سے تاویل کو قبول کر لینا چاہئیے، نیز اسی ص ۱۴۸ اور ۱۹۴ میں مواقف قاضی عضد الدین سے منقول ہے کہ اہل قبلہ کو کسی چیز سے کافر نہیں کہا جا سکتا، بجز اس کے کہ کوئی صانع اور قادر اور علیم یعنی اللہ تعالیٰ کا انکار کرے یا شرک کرے، یا نبوت کا یا دیگر کسی ضروری اور قطعی امر متفق علیہ کا انکار کرے، جیسا کہ محرمات کو حلال سمجھے،

(پھر کہا) اہل قبلہ کو کسی گناہ سے کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ ایسا گناہ نہ ہو جیسا کہ غالی رافضیوں نے دعوےٰ کیا ہے کہ جبرئیل نے جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی لانے میں غلطی کی ہے اور در حقیقت وحی حضرت علی علیہ السلام کی طرف تھی اور جس طرح کہ بعض نے کہا ہے کہ حضرت علیؑ الٰہ (معبود) ہیں، اس اعتقاد کے لوگ اگرچہ اہل قبلہ سے ہوں مگر کافر ہوتے ہیں، (معلوم ہوا کہ بجز ایسے غالیوں کے محققین سنیان کسی کو کافر نہیں کہتے)

(پھر کہا) اہل بدعت میں یہ عیب ہے کہ ان کے بعض بعض کو کافر کہتے ہیں اور اہل سنت وجماعت کی تعریف ہے کہ وہ اگرچہ گنہگار کہتے ہیں مگر کافر نہیں کہتے،

ہاں جو کہے کہ اللہ تعالےٰ قبل از وقوع کسی شے کو نہیں جانتا وہ اہل بدعت ہے اور
کافر بھی ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو کہے کہ اللہ تعالےٰ کا جسم ہے اور
اُس کا مکان ہے، الخ

اور اسی کے ص ۱۴۰ مصری اور ص ۱۸۹ لاہوری میں ہے ،۔ اہل قبلہ سے مراد وہ ہیں
جو ضروریات دین میں متفق ہوں، مثلاً جو اعتقاد حدوث عالم وحشر اجساد اور اللہ
تعالےٰ کے عالم کلیات اور جزئیات ہونے وغیرہ اصول عقیدہ میں متفق ہوں وہ
اگرچہ اور اصول میں مثلاً صفات باری اور خلق اعمال اور قدامت کلام اور جواز رویت
باری وغیرہ میں اختلاف رکھتے ہوں، تو اشعری اور اس کے اکثر اصحاب کا یہی مذہب
ہے کہ وہ کافر نہیں ہوتے، چنانچہ امام شافعی بھی اسیطرح کہتا ہے،

اور منتقی میں امام ابی حنیفہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے
اور یہی مذہب اکثر فقہا کا ہے،

اور استاد ابو اسحٰق فرماتے ہیں جو ہم کو کافر کہے ہم اس کو کافر کہتے ہیں، جو ہم کو نہ کہے
ہم اس کو کافر نہیں کہتے، (اہل حق یعنی شیعہ ناجیہ بھی اسی طرح کہتے ہیں)

اور اسی کے ص ۱۴۰ و ص ۱۸۸ پر ہے جو کتب فتاوی میں انکار امامت شیخین اور
لعنت و سب شیخین کو کفر لکھا ہے، اس سے مسائل فرعیہ کے دلائل اصولیہ متفقہ
متکلمین کے ساتھ مخالفت ثابت ہوتی ہے اور جمع بین الدلائل مشکل ہے، البتہ یہ جواب
ہو سکتا ہے کہ کہا جائے کتب فتاوی کی نقل باوجودیکہ قائل کا علم نہ ہو یا اس کے
دلائل ظاہر نہ ہوں قابل حجت نہیں، کیونکہ مسائل دینیہ میں اعتقاد کا مدار ادلۂ قطعیہ
پر ہے، اور علاوہ بریں مسلمان کے کافر کہنے پر کبھی مفاسد جلیہ یا خفیہ مرتب ہوتے
ہیں، لہذا بعض کا قول اس میں مفید نہیں اور جنہوں نے اس طرح کہا ہے انہوں نے
تغلیظ اور تہدید کے طریق پر کہا ہے الخ (فی الحقیقۃ وہ بھی کفر کے قائل نہیں ہیں)

در مسئلہ بدعت

در مختار مطبوعہ نولکشور جلد ا صفحہ ۶۲ میں لکھا ہے، اقتداء مبتدع کی بکراہت
تنزیہ جائز ہے، نیز اقتدا غلام اور اعرابی کی اسی طرح جائز
ہے (تا اینکہ کہا) ومبتدع ای صاحب بدعۃ وھی اعتقاد خلاف
المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبھۃ وکل من کان

من قبلتنا لا یکفر بها حتی الخوارج الذین یستحلون دماءنا وأموالنا وسب اصحاب الرسول ص ویکفرون صفاته تعالی وجواز رویته لکونه عن تاویل وشبهة بدلیل قبول شهادتهم، (کذا فی فتاوی عبدالحی جلد ا ص ۹۲) یعنی اہل قبلہ کو کافر نہین کہا جاتا تا اینکہ خارجی لوگ جو ہمارے خون اور مال کو حلال جانتے ہین اور صحابہ کو گالیان دینا بھی حلال جانتے ہین اور صفات و دیدار خدا کے منکر ہین ان کو بھی کافر نہین کہا جاتا، کیونکہ ان کا یہ اعتقاد تاویل وشبہ کے سبب سے ہے مخالفت اور عناد سے نہین اور ان کی گواہی مقبول ہے، انتہیٰ

عجب انصاف ہے کہ اصناف خارجین کو مسلمان جانتے ہین جو اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن اور صحابہ کو گالیان دینا حلال جانتے ہین، مگر شیعۂ آل محمد ص کو حنفی صاحبان مسلمان کہنے مین تامل کرتے ہین بلکہ بعض فتوے کفر کا دیتے ہین، حالانکہ ان کی معتبر کتب سے ثابت ہے کہ یہ قول مرجوح اور ساقط عن الاعتبار ہے،

نیز خود مفتی سنی نے اپنے فتوے مین تسلیم کیا ہے کہ محققین حنفیہ رافضیون کو کافر نہین کہتے جس کا مقتضیٰ یہی ہے کہ فتویٰ کفر غیر محقق اور باطل اور لغو ہے، نیز بعض صحابہ سے تبرا کرنے کے سبب سے امام ابو یوسف تلمیذ رشید ابی حنیفہ کے نزدیک آدمی فاسق بھی نہین ہوتا چہ جائیکہ کافر ہو،

چنانچہ در مختار جلد ۳ ص ۶۰ مین بحر سے بحوالہ غایہ منقول ہے کہ امام ابو یوسف کہتا ہے جو صحابہ سے تبرا کرے مین اس کی شہادت قبول کرتا ہون کیونکہ وہ دین اسلام کو جانتا ہے اگرچہ ایک امر باطل پر ہے مگر اس سے وہ فاسق نہین ہوتا،

۵ مسئلہ غیر کفو در مختار جلد ۲ ص ۷ مین لکھا ہے، نکحت رجلا (؟) ولم یعلموا بعدم الکفاءة ثم علموا لا خیار لاحد الا اذا شرطوا الکفاءة او اخبرهم بها وقت العقد فزوجها علی ذالك ثم ظهر انه غیر کفو کان لهم الخیار، ولوالجیه فلیحفظ

اور شرح وقایہ مع عمدة الرعایہ جلد ۲ ص ۲۱ مین ہے، واما مسئلة الکفو ففی ظاهر الروایة النکاح من غیر کفو ینعقد لکن للولی الاعتراض

ان شاء فسخ وان شاء اجاز اور ص ۲۰ مین ہے نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ ولو من
غیر کفو بلا ولی وله الاعتراض فی غیر الکفو اور عمدۃ الرعایہ مین قول ونی الرواۃ
کے حاشیہ مین بعد نقل عبارت فتح القدیر کے لکھا ہے فتحصل ان الثابت اتفاق الثلاثۃ
علے الجواز مطلقاً من الکفو وغیرہ خلاصہ ترجمہ کفو کا مسئلہ یہ ہے کہ ظاہر الروایۃ کے
اعتبار سے جو عورت بلا ولی غیر کفو مین نکاح کرے وہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے، لیکن ولی
کے واسطے حق اعتراض باقی ہوتا ہے، اگر وہ رضامند ہو جائے تو ہرسہ آئمہ ابو حنیفہ
ابو یوسف۔ محمد کے نزدیک نکاح صحیح ہے، اور شرح وقایہ ص ۳۱ مین ہے وصح نکاح
الاب والجد عند عدم الاب الصغیر والصغیرۃ بغبن فاحش فی
المھر او من غیر کفو ؛ ھذا مذھب ابی حنیفۃ ؛ یعنی ابو حنیفہ صاحب
کے مذہب مین باپ یا اس کی غیر حاضری مین دادا لڑکے یا لڑکی نابالغ کا نکاح کردے
تو صحیح ہے اگرچہ وہ ہر دو مہر مین غبن فاحش کرین یا نکاح غیر کفو مین کردین تو یہ نکاح
صحیح ہے، اس سے ثابت ہوا کہ کفو کا سوال مذہب حنفی مین فضول ہے، کیونکہ متون
فقہ اور ظاہر الروایۃ سے غیر کفو مین نکاح صحیح ثابت ہے اور متون وظاہر الروایۃ کو
شروح وغیرہ پر حنفیون کے نزدیک مقدم سمجھا جاتا ہے، نتیجہ صورت استفتاء مین جو
باپ نے برضامندی خود اپنی کفو مین شیعہ مرد سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا ہوا ہے
وہ بہر وجہ صحیح ہے کیونکہ شیعہ زمیندار مسلمان اور مومن کلمہ گو اور اہل قبلہ سے ہے اب
ولی یا لڑکی کو یا کسی مفسد مولوی کو اس نکاح فسخ کرنے کرانے کا کوئی اختیار نہیں ہے
اور علاوہ برین صالح اور فاسق کا سوال اس لئے بھی غلط ہے کہ فی زمانہ فسق سے
شاذونادر کوئی بچ سکتا ہے، کیونکہ جھوٹے دعوے، جھوٹی شہادت، غیبت، بہتان
زنا، ترک نماز وغیرہ جرائم سے عوام کیا بلکہ خواص بھی قلیل کالمعدوم بچے ہوئے
ہین، لہذا حنفی صاحبان زوج کو بوجہ شیعہ ہونے کے فاسق کہین گے، تو دوسری چند
وجوہ سے زوجہ کو فاسق کہا جا سکتا ہے جس سے کفو مین کوئی اختلاف پیدا نہ ہوا،
اور مبتدع کی کیفیت بھی یہی ہے کہ ایک کو شیعہ ہونے کی وجہ سے مبتدع کہین گے، تو
دوسرے کو حقہ نوشی اور نوحہ کرنے وغیرہ بیشمار بدعتون سے مبتدع کہا جا سکتا ہے
وفی ھذا الکفایۃ لمن له ھدایۃ ولدینا مزید فاعتبروا یا اولی الابصار؛

از اعلیٰ حضرت سرکار شریعت مدار حجت الاسلام و نائب امام ہمام علیہ
۲- السلام اُستاد علام و مفسّر القرآن فصیح البیان جناب شمس العلماء مولنا
سید سبط حسن صاحب قبلہ (النقوی) ممتاز الافاضل لکھنوی
باسمہٖ سبحانہٗ، مین نے جابجا سے ان جوابات کو دیکھا، بحمد اللہ نہایت
متانت اور سنجیدگی سے جوابات دیئے گئے ہین، طرز تحریر دلکش، کلام مہذّب
مطالبہ حقّہ سے باطل کے آثار محو کئے گئے ہین، فجزاہ اللہ جزاء المحسنین
وجعلہ من حزب المفلحین ورحمۃ اللہ علےٰ من اٰمن علےٰ ھذا
الدعاء وقال اٰمین ۞ حررہ المذنب سبط حسن النقوی ۲۹ ذیقعد ۱۳۴۳ھ
مہر سبط حسن ابن وارث حسین النقوی
۳- الجواب صحیح، جناب معلے القاب زبدۃ العارفین فخر الواعظین سیدنا و مولانا مولوی
السید محسن علی شاہ صاحب قبلہ سبزواری لاہوری
۴- جناب مولانا مولوی ابوالصفاء مرزا احمد علی صاحب فاضل امرتسری ثم لاہوری
۵- جناب مولانا مولوی فیض محمد خان صاحب ممتاز الافاضل موضع مکھیال جہلم
۶- جناب مولانا مولوی شیر محمد صاحب قریشی سکنہ ٹھٹھی گاڈیان ضلع شاہپور،
۷- جناب مولانا مولوی سید سردار علی شاہ صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ شہر جھنگ
۸- جناب مولانا مولوی سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب سکنہ موضع درگاہی شاہ تحصیل
شورکوٹ جھنگ،
۹- جناب مولانا مولوی نذر حسین صاحب خلف الرشید جناب مولانا محمد فیروز صاحب
مرحوم سکنہ بھکر،
۱۰- جناب مولانا مولوی شیر شاہ صاحب سکنہ بدھ رجبانہ تحصیل شورکوٹ جھنگ
۱۱- جناب مولانا مولوی درویش محمد صاحب سکنہ بولہ تحصیل شورکوٹ جھنگ
۱۲- جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب ڈیروی ثم ٹانلے پوری مصنف رموز بدایعہ،
۱۳- جناب مولانا مولوی سید آفتاب حسین صاحب فاضل شیعہ میانی ضلع میانی،
۱۴- ازاں علیحضرت حجۃ الاسلام والمسلمین نائب آئمہ طاہرین سیدنا سید ابوتراب
سید علی حائری صاحب قبلہ دام ظلہ محلہ شیعیان لاہور، باسمہ سبحانہٗ

الحمد للہ علیٰ نوالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمدؐ و آلہٖ، امّا بعد اس رسالہ شریفہ تحفۂ صابریہ کے بعض مقامات پڑھ کر مجھے سنا دیئے گئے، ماشاء اللہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب دام مجدہٗ نے احقاق حق اور ابطال باطل کمال استدلال سے کیا ہے،

۱۵- فتوے جناب فیض مآب رئیس المتکلمین فخر المناظرین مولانا مولوی حکیم و حافظ علی محمد صاحب سکنہ چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ سابق سنیؔ حنفی المذہب حال جعفری اثنا عشری،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی، اما بعد واضح ہو کہ ہمارے نزدیک قذف بی بی عائشہ صاحبہ گناہ کبیرہ ہے، قذف بی بی عائشہ پر حضرت حسان بن ثابت اور حضرت مسطح خواہرزادہ حضرت ابوبکر وغیرہ قاذفین کو جناب رسول اللہ صلعم نے ان کے فسخ نکاح اور کفر کا حکم نہ دیا جس سے ثابت ہوا، کہ قاذف کافر نہیں اور سبّ صحابہ ناجائز ہے، صحابیت حضرت ابوبکر کا اقرار ہے، قرآن شریف کلام الٰہی ہے، محض کتابت حضرت عثمان ہے جو مدِ اول ہے، ترتیب خلاف تنزیل ہے، امام ابو حنیفہ کوئی صاحب الرائی ہے نہ محدث ہے نہ مفسر ہے، نہ معصوم ہے، نہ ان کا مرشد معلوم ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جوابات جناب سے عاجز ہو گیا، (رقبا، ایوان) جناب امام علیہ السلام نے ابو حنیفہ کو مسائل شرعیہ میں قیاس کرنے سے منع فرمایا، (دراسات اللبیب) حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت کے بہت صحابۂ کرام اور تابعین و مشائخ و صوفیائے عظام قائل ہیں منکر متعصب ہے نہ محقق، سبّ شیخین کفر نہیں، بروائت ابوہریرہ مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلعم کے روبرو حضرت ابوبکر کو سبّ کرتا تھا اور سرور عالم صلعم ہنس دیتے اور تعجب کرتے تھے، جب ابوبکر نے گالیوں سے جواب دینا شروع کیا تو آنحضرت صلعم رنجیدہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے (مشکوٰۃ باب الرفق) اگر سبّ صحابہ کفر ہوتا تو آنحضرت صلعم ضرور نص فرماتے، سبّ علی المرتضیٰ علیہ السلام کفر ہے من سبّ علیًا فقد سبّنی کوئی شیعہ ضروریات دین کا ہرگز منکر نہیں، شرائط ایمان میں نہ محبت و اتباع شیخین لازم

ہے نہ تقلید ابوحنیفہ، نہ اطاعت حضرت شیخ عبدالقادر صاحب بغدادی، شیعہ کے
نزدیک محض تولا تبرا ضروری ہے، سبّ و تبرّا اور لعن مین بڑا فرق ہے، بہت سے
صحابہ آپس مین ایک دوسرے کو سبّ و لعن کیا کرتے تھے، خود جناب سرور عالم صلعم
نے اکثر افعال اُمت مرحومہ پر لعنت کی ہے، جیسے عورت نوحہ کرنے والی، بال لگانے
والی، عالم کاذب، فاسق، رشوت خوار، سود خوار، رستہ پر پیشاب کرنے والی، قاطع الرحم،
شراب پینے پلانے اور بیچنے والے پر تقلید امام اعظم صاحب واجبات حنفیہ سنیہ سے
بھی نہین، ورنہ باقی مذاہب شافعی، مالکی، خارج از اسلام تصوّر ہون گے، ولا قائل
بہ احدٍ صحاح ستہ کتب سنیہ کتب سماویہ نہین اور واجب الایمان نہین، ورنہ امام
اعظم صاحب کے شاگرد مع دیگر مجتہدین اُن سے منکر ہوتے، اور ان کے برخلاف
اپنا خیال نہ دوڑاتے، خذ ما صفا ودع ما کدر کے ہم قائل ہین، حالات رواۃ صحاح
ستہ اظہر من الشمس ہین، ناصبی، خارجی، جبری، قدری، جہمی، مرجی، اشعری وغیرہ مذاہب
کے حاوی ہین، اگر شیعہ کافر یا بدعتی ہین تو آپ کے آئمہ صحاح ستہ کا قصور ہے کہ ان کی
روایات درج کر کے آپ کو ضلالت مین چھوڑ گئے، امام احمد حنبل کا اُستاد محدث
عبدالرزاق ہے توہین علما مطلق ممنوع ہے، نہ مخصوص بہ علمائے احناف ہمارے
شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کا ہرگز ایسا اعتقاد نہین، کہ جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام خدا
ہے یا شریک خدا ہے، یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہے، یا
معاذ اللہ بی بی عائشہ زانیہ ہے یا قرآن شریف بیاض عثمانی ہے، یہہ مفتی
سنی کا سراسر بہتان ہے، اور جو کچھ واعظین یا حین اہل سنت کہتے ہین، محض
بغرض تفریق بین المسلمین ہے، نہ غرض ان کی امر بالمعروف ہے نہ نصح فی الدین،
ورنہ بدعات رسومات مشرکانہ و امور شنیعہ غیر شرعیہ جو ہمارے علاقہ جھنگ
مین مروج ہین، ان سے سنیون کو توبہ کراتے، اور کسی کا نکاح فسخ کراتے جیسے
دروغ گوئی، وعدہ خلافی، جھوٹی شہادت، زنا، سود خواری، منع المساجد
عن ذکر اللہ، قبضہ بر مساجد، ظلم بر رعایا، اغماض عقوق الوالدین، عقوق
الاستاد، توہین اور بغض علماء، حسد، قطع رحم، حقہ نوشی، بے نکاحی عورت کا
گھر مین رکھنا، داڑھی منڈانا، بٹیر بازی اور کبوتر بازی، چار مذاہب حقہ

معطّلی، نماز، روزہ چھوڑ دینا، شطرنج اور چوسر کھیلنا، بھنگ اور شراب پینا وغیرہ تعجب ہے کہ آج تک کسی ملّاں یا مولوی نے حقّہ اور چلم کو نہیں توڑا، جو باتفاق امم اسلامیہ بدعت ہے مگر تعزیہ کو تو صاف کیا ہے جو یادگار شہید کربلا علیہ السلام ہے نقشہ قبور شیخین دلائل الخیرات میں موجود ہے جو قابل تعظیم مانا گیا ہے، افسوس ہے کہ سبّ صحابہ کو کفر کہا جاتا ہے مگر سبّ علی علیہ السلام کا کوئی فتوےٰ نہیں دیا جاتا، کیا جناب علی علیہ السلام صحابہ میں سے نہیں، اخوۃ اسلامی کا یہ مقتضا نہیں، کہ بلا تحقیق فتوے کفر دیا جائے، جناب رسول کریم صلعم نے فرمایا، سلام دو جس پر جانتے ہو یا نہ جانتے ہو، اس حدیث سے سنی مسلمان پوچھکر سلام دینا ثابت نہیں ہوتا، کلمہ طیبہ کا بڑا قدر ہے تم بھی قدر کرو،

تعلیم اسلام اور ایمان کے وقت اقرار ایمان ثلاثہ یا تقلید ابوحنیفہ کی شرط نہیں لگائی جاتی اگر اقرار ایمان ثلاثہ اور تقلید امام ابوحنیفہ ضروریات دین سے ہے تو جو لوگ قبل از اسلام جناب حضرات اصحاب ثلاثہ اسلام پر فوت ہوئے یا جو لوگ سنی حنفی نہیں جیسے اہلحدیث، چکڑالوی، احمدی، حنبلی، شافعی، مالکی وہ مسلمان ہیں، یا نہیں، کتاب شرح مواقف معتبر کتاب عقائد اہلسنت میں ہے، وھی الفرق اسلامیہ الشیعتہ الامامیہ اور باقی جو کچھ میرے محسن ڈاکٹر نذر حسین صاحب نے لکھا ہے وہ درست وصحیح ہے، مولوی قطب الدین صاحب وغیرہ کا فتوےٰ محققانہ نہیں بلکہ متعصبانہ ہے،

۱۲۔ تصدیق فتوے از جناب افضل المتکلمین ورئیس الواعظین حامی دین رسول الثقلین مولانا مولوی جناب سید محمد سبطین صاحب قبلہ عربک پروفیسر گورنمنٹ کالج لودیانہ اور ایڈیٹر البرہان لاہور،

باسمہ سبحانہٗ، شیعیان جناب علی ابن ابی طالب علیہم السلام اور محبان اہلبیت ونبوت ورسالت علیہم السلام متمسک بالثقلین ومتبع آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں، اور کل ما انزل اللہ وعلی الرسول ص کے قائل اور معتقد ہیں، قرآن مجید بین الدفتین کو برحق کتاب اللہ سمجھتے ہیں، جو لوگ ایسے محبان اہل بیت علیہم السلام پر اعتقادا فتوے کفر لگاتے ہیں، بلاشبہ خارج از اسلام ہیں، وقال عزوجل

ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا پس یہہ فتوی ڈاکٹر نور حسین صاحب اور جناب مولوی امیرالدین صاحب حکیم اور مولوی علی محمد صاحب نے جو لکہا ہے دُرست موافق روایات اور احادیث صحیحہ اور تعلیم کلام پاک ہے اور مفتی سنی آیات مجیدہ ذیل کا مصداق،

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الکافرون،
من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الفاسقون،

خلاصہ

قواعد ومقاصد اور ضوابط انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

تمام ضلع جھنگ مین ایک یہی انجمن ہے جو مخالفین مذہب امامیہ کو شرافت اور متانت سے جواب دیتی ہے اور اشاعت مذہب شیعہ فرقہ ناجیہ امامیہ اثناعشریہ کرتی ہے، یہ انجمن علمائے کرام شیعہ مشن پنجاب لاہور کی سرپرستی مین ہے، انجمن کے تمام رسالے اور کتب اور اشتہارات ان کی زیر نظر اور اہتمام سے شائع ہوتی ہین، مجتہدین عظام اور علمائے کرام نے اس انجمن کو مذہب امامیہ کے واسطے بہت مفید ثابت کیا ہے،

اغراض ومقاصد

مذہب شیعہ اثنا عشریہ کی اشاعت بذریعہ پمفلٹ اور کتب وغیرہ کرنا مناقب اور فضائل اہل بیت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تاریخی حالات اور تعلیم الائمہ کا شائع کرنا۔ نوروز۔ عید غدیر وغیرہ اور عزاداری سید الشہدا سیدنا اور مولانا جناب امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام روحی لہ الفداء کو ذوق وشوق سے منانا اور ترقی دینا اور اصلی فلسفہ شہادت سے حقیقی اسلام ظاہر کرنا

خلاصہ قواعد اور ضوابط

(۱) اس انجمن کا ہر ایک شیعہ مومن کم از کم ۲ر ماہوار پر ممبر ہو سکتا ہے، رؤسائے عظام اور سادات کرام کی قدر دانی،

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ وہ انجمن کی ترقی اور بہبودی کی کوشش کرے،

(۳) اگر کوئی ممبر کسی وجہ سے انجمن سے کنارہ کش ہو جائے تو وہ اپنا چندہ کسی حالت میں واپس نہیں لے سکتا،

(۴) ہر ایک ممبر پر اپنے مذہب امامیہ کی پابندی لازم ہے تارک صوم اور صلوٰۃ ممبر نہیں ہو سکتا،

(۵) یہ انجمن خاص تبلیغی ہے پولٹیکل اور سیاسی معاملات میں اس کو ہرگز دخل نہیں ہے،

(۶) انجمن کے تمام رسالہ جات، کتب وغیرہ ہر ایک ممبر اور غیر ممبر اور غیر مذہب کے پڑھنے کے واسطے دفتر انجمن میں موجود رہتی ہیں،

(۷) انجمن کے اپنے شائع شدہ پمفلٹ اور کتب ممبران صاحبان اور مخالفین مذہب شیعہ کو مفت تقسیم ہوتی ہیں،

اعلان

تمام فرقہ اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث اور جماعت احمدیہ وغیرہ کو اگر مذہب شیعہ پر کسی قسم کا شبہ و اعتراض ہو تو بذریعہ تحریر سکرٹری انجمن سے جواب باصواب پا سکتے ہیں، یہ ہماری اتمام حجت ہے،

تصدیق انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

یُمن تذا اس انجمن کی اشاعت اور تبلیغ و اعانت مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ شیعہ اثنا عشریہ کی پنجاب کے ہر ایک مشہور و مستند اور جید عالم اور مجتہد العصر والزمان مذہب شیعہ نے تعریف اور توصیف کی ہے اور اس کی خدمات قومی کا اعتراف

چلا ہے اور اس کو مذہب اور قوم کے واسطے بہت ہی مفید اور چشمۂ فیض ماننا ہے اور زرّین سارٹیفکٹ عطا فرمائے ہیں مگر اعلیحضرت اُستاد علاّم فلاسفر اسلام رئیس المتکلمین حامی دین متین جناب سرکار سیدنا اور مولانا شمس العلماء السید سبط حسن صاحب قبلہ لکھنوی ممتاز الافاضل کی تصدیق قابل ملاحظہ ہے۔

باسمہٖ سبحانہٗ

انجمن تذکرۃ المعصومین کے اغراض دینی اغراض ہیں - اور اس کے کارکن دینی کارکن اشاعت احکام دین اور تقویت مومنین اور ابطال اقوال مخالفین بہترین عبادات جناب باری اور ذریعہ حصول رستگاری ہے -

میں دعا کرتا ہوں کہ یہ انجمن ترقی کرتی رہے اور اس کے شرکاء اور کارکن ماجور اور شاب رہیں، واللہ الموفق الصواب والمعطی الجزیل الثواب والیہ المرجع والمآب

۲۹ ذی قعدہ ۱۳۴۲ھ مہر مقدس مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ النقوی

شکریہ روسائے عظام اور سادات کرام کوٹ نگا ملتان

یہ انجمن شہزادگان اور جوانان صالحان اور صالحان اور صاحبان جود و سخا آل مصطفےٰ اور اولاد مرتضیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام جناب پیر و سید مخدوم ناصر دین شاہ صاحب مدظلہٗ اور جناب پیر و سید مخدوم ریاض حسین صاحب مدظلہ رؤسائے اعظم کوٹ نگا ضلع ملتان کی حوصلہ افزائی، مہمان نوازی اور امدادی عطیہ مبلغ تیس روپے کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے، خداوند عالم جل شانہ آپ صاحبان کو ہمیشہ سرسبز رکھے اور کار خیر اور اشاعت دین و اقامۂ عزاداری اور تبلیغ مذہب حقہ کی اس سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ؎ گل اقبال تو دائم شگفتہ ز بچشم دشمنانت خار بادا؛

ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر کربلائی جعفری
پنشنر سفیر انجمن

سید حسن شاہ نقوی البخاری سکریٹری
انجمن تذکرۃ المعصومین

نوٹ:- چندہ کوٹ نگا سے یہ فتویٰ شائع کیا جاتا ہے؛

بیسوین صدی دنیا کی آنکھون نے اس صدی مین بہت سے ایجادات دیکھے ہین، اور ہندوستان جنت نشان کے بعض خاص قسم کے علما (سنی شیعہ ہرگز نہین) اگر کوئی خاص قسم کی ایجاد نہ کر سکتے تھے تو کیا ان کے لیئے یہ بھی ناممکن تھا کہ فتوی کفر کے پرانے طریقے کو جلا دیکر اس مین اُمیدی سیدھی کوئی جدت پیدا کر سکتے، ایسے زمانے تو بہت کم ہین کہ جب علماء کا کوئی طبقہ ایسا موجود نہو جو مسلمانون کو کافر بنائے لیکن ہمارے ہندوستان کے مولویون کے اس طبقہ نے جس کا دار الصدر بریلی شریف ہے اس سلسلہ مین خاص نام پیدا کیا ہے، شغل کفر ہی ان کا دلچسپ مشغلہ ہے مسلمان رہین یا جہنمین ان کی حالت تباہ ہو یا برباد ان کے لئے ایک اور صرف ایک کام ہے یعنی اچھے خاصے مسلمان کو کافر بنانا اس صنعتِ کفر سازی مین خوبیان پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، چنانچہ یہ جدت بھی قابل تعریف ہے کہ تو کافر نہ سمجھے تجھے کافر نہ سمجھنے والا کافر تیری بیوی پر طلاق، تجھے کافر نہ سمجھنے والے کی بیوی پر طلاق (اخبار زمیندار روزانہ ۳ رجون سنہ ۱۹۲۵ء ص ۶)

ب، ہندوستان کی سرزمین مین بدقسمتی سے تفرقہ اندازی اپنے عروج وکمال کو پہونچ چکی ہے اور تفرقی کی چنگاریون نے مسلمانون کے خرمن اتفاق واتحاد اور آشیانہ وقار وتمکنت کو جلا کر خاک کا ڈھیر بنا رکھا ہے وہ مسلمان جو کبھی تہذیب اور اخلاق کے اُستاد تسلیم کیئے جاتے تھے وہ مسلمان جو اغیار سے حسن سلوک اور مروت واحسان کرنے کے باعث دنیا کی شریف ونجیب قوم کے افراد متصور ہوتے تھے، آج اپنی تمام خصوصیات کو پس پشت ڈالنے مین ذرا تامل نہین کرتے، فروعی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر لعن اور تبرا بازی اور سب وشتم کے آوازے کسنے سے نہین رُکتے اور مخالف کو خواہ اس کے عقائد کفر کی حد تک نہ پہنچے ہون، کافر اور مشرک کہنے سے بالکل نہین شرماتے (روزانہ زمیندار ۳ رجون سنہ ۱۹۲۵ء)

ج دعا ہے کہ خداوند کریم ایسے کمزور دل مولویون کو راہ ہدایت پر لائے جو کفر کے نعرے لگا کر اسلام کو کمزور کر رہے ہین

د، لیکن مسلمان جو توحید کے علمبردار تھے اور اسلئے ان سے وحدت اُمت کے روح پرور مناظر کی سب سے پہلے اور سب سے بڑھکر توقع کی جا سکتی تھی اسوقت مختلف ٹکڑون مین بٹے ہوئے ہین اور حزب الاحناف کے فتنے نے ان کے باہمی عناد کو اور بڑھا دیا ہے، ہم مسلمانون سے دردمندانہ متدعی ہین کہ وہ ایک غیر ذمہ دار اور قلیل التعداد فتنہ انگیز گروہ کی شدید معاندانہ مساعی کو نظر انداز کر دین اور بلا امتیاز فرق وملل ایسے فتنہ انگیزون کے مقابلہ مین جمع ہو جائین ان کا خدا ایک ہے، رسول ایک ہے، کعبہ ایک ہے، قرآن ایک ہے، اُمت کے مقاصد ایک ہین، اسلام کے دشمنون کے نزدیک حنفی، وہابی، شیعہ سب یکسان حیثیت سے مجرم ہین وہ سب کو مٹا دینے پر تلے ہوئے ہین (روزانہ زمیندار ۶ رجون سنہ ۱۹۲۵ء)

پس آخری التماس ہے کہ مفتیان سنی دین اور ان کے موئیدین چند مدرسین اور انگریزی دان مکفرین معلین، انجمن خادم المسلمین اور اولڈ فیشن سجادہ نشین ایڈیٹر اخبار زمیندار اور سیاست سے عبرت حاصل کر کے آئندہ شیعہ مومنین محبان جناب امیر المومنین علیہ السلام پر فتاوی کفر جاری نہ کرین گے، اور تفرقہ بین المسلمین کا باعث نہ ہون گے، والسلام

(ڈاکٹر حاجی محمد حسین صابر جھنگ سیالوی)

اسمائے گرامی مومنین عظام معززین چندہ و امداد دہندگان انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر

(از ابتدائے جنوری ۱۹۲۵ء تا جون ۱۹۲۵ء)

نمبر	نام	زر چندہ
۱	جناب سید مخدوم ناصر دین شاہ صاحب رئیس اعظم کوٹ گگا ضلع ملتان	[illegible]
۲	جناب سید مخدوم محمد شاہ صاحب رئیس اعظم شال پیر۔ ملتان	۵
۳	جناب سید مخدوم گل محمد شاہ صاحب سکنہ کوٹ گگا۔ ملتان	۵
۴	جناب سید غلام شاہ صاحب سکنہ پیر والا	[illegible]
۵	جناب سید کرم حسین شاہ صاحب ولد سید جندو دا شاہ صاحب خانپور نگا	[illegible]
۶	جناب سید آفتاب حسین شاہ صاحب پیشنر شیر شاہ یانی۔ ملتان	[illegible]
۷	جناب سید غلام حسین شاہ صاحب بستی مہربان شاہ۔ جھنگ	[illegible]
۸	جناب سید عالم شیر شاہ صاحب بستی مہربان شاہ۔ جھنگ	[illegible]
۹	جناب سید شہابلی شاہ صاحب نمبردار نمبر ۱۱۹ ڈاک خانہ کسووالی	[illegible]
۱۰	سید بوڑا شاہ صاحب چک نمبر ۲	[illegible]
۱۱	معرفت جناب سید جعفر علیشاہ صاحب رئیس صدر جھنگ سابق بانی انجمن	[illegible]
۱۲	جناب سید کرم حسین شاہ صاحب بن جناب سید غائث شاہ صاحب مرحوم جھنگ صدر انجمن	۴
۱۳	جناب سید بوڑ شاہ صاحب بن سید حسن شاہ صاحب سکنہ جھنگ	[illegible]
۱۴	جناب سید حسن شاہ صاحب ولد سید جلال شاہ صاحب سکنہ جھنگ سیکرٹری	[illegible]
۱۵	جناب سید مخدوم خضر حیات صاحب سجادہ نشین پیر شاہ جیونہ	[illegible]
۱۶	جناب سید خدایار شاہ صاحب رئیس اعظم کری والا جھنگ	۱۵
۱۷	جناب سید اللہ یار شاہ صاحب ذیلدار اور رئیس کوٹ عیسیٰ شاہ فطرہ	۹
۱۸	جناب خان صاحب اسمٰعیل خان ڈاہر خانیوالی	[illegible]

نمبر	نام	زر چندہ
۱۹	جناب علی محمد صاحب ڈسٹرکٹ ودہ	[illegible]
۲۰	جناب امام بخش خان ولد جلال خان بلوچ سکنہ مخدوم پور	[illegible]
۲۱	ڈاکٹر نور حسین صاحب کربلائی جھنگ سیکرٹری پنشنر سفیر انجمن	[illegible]
۲۲	نواب سعادت علیخان صاحب کھرل کمالیہ	[illegible]
۲۳	نواب کلب علیخان صاحب کھرل کمالیہ	[illegible]
۲۴	جناب جمال خان کھرل سفید پوش کمالیہ	[illegible]
۲۵	جناب ولی محمد خان کھرل "	[illegible]
۲۶	عصمت مآب مائی صاحبہ بی بی سیدانی رتبہ علیا شیر گڑھ داخلی شاہ جیونہ	۵
۲۷	سید غلام اکبر شاہ رئیس اعظم سکنہ مونڈا شریف	[illegible]
۲۸	میاں غلام حیدر صاحب ڈھگر سکھیانہ	۸
۲۹	میاں سلطان محمد جعفری گدی نشین اٹھارہ ہزاری	[illegible]
۳۰	مومنین مونڈا شریف معرفت سید غلام اکبر شاہ صاحب رئیس اعظم مونڈا شریف	[illegible]
۳۱	حکیم فقیر محمد علی ولد میاں روشن علی رگووالہ	[illegible]
۳۲	سید فیاض حسین شاہ ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ	[illegible]
۳۳	سید بہادر شاہ عرائض نویس ممبر انجمن	[illegible]
۳۴	معرفت سید بہادر شاہ ولد سید احمد شاہ تحصیلدار مرحوم متفرق مومنین جھنگ شہر سے	[illegible]
۳۵	مہر علی کبیر بھروانہ ولد مہر محمد یار بھروانہ سکنہ قائم بھروانہ جھنگ	[illegible]
۳۶	مہر شیر محمد ولد مہر نصرت علی بھروانہ سکنہ قائم بھروانہ	[illegible]
۳۷	مہر راجل محمد ولد مہر پیر بخش ذیلدار دھوپیں محمد	[illegible]
۳۸	مہر محمد ولد مہر امیر قوم بھروانہ سکنہ حرم سیال ضلع جھنگ	[illegible]
۳۹	مہر احمد ولد مہر علی سکنہ حرم سیال ضلع جھنگ	[illegible]
۴۰	سید غالب علی شاہ حیلر ضلع جھنگ	[illegible]
۴۱	سید فضل شاہ ولد سید نجف شاہ پیر والہ	[illegible]

سید حسن شاہ نقوی البخاری سیکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ شہر